प्रो:- शेख मोहम्मद ज़ाहेद मोहम्मद नासेर
मो नं:- 9665824407
चॉईस मेडिकल & जनरल स्टोर्स
چوائس میڈیکل اینڈجنرل اسٹورس
मानसी मॉल जवळ, बलभीम चौक बीड مانسی مال کے قریب، بلبھیم چوک بیڑ

SINCE: 2001 WITH POSITIVE VALUES
TAMIR -E- SIASAT
تعمیر سیاست

QUAZI MAKHDOOM (Managing Director) 9270574444 8999387277 tamirexport@gmail.com
حلال پروڈکٹس
Tameer Exports
Only for HALAL Products
Office: Bashir Gunj, Beed.431122 (MS)
Vegetables, Fruits, Rice, Sugar, Pulses
www.tameerexports.com
Member: IES, APEDA, MSME, FSSAI

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444
Tameerurdu@gmail.com
ایڈیٹران چیف: قاضی مخدوم
RNI.NO.MAHURD/2017/72712 / Vol:08 / Issue : 81 Wednesday 25th March 2026 / Rs.2 / Pages: 4 / www.dailytameer.com / جلدنمبر ۹، شمارہ نمبر ۸۱، مورخہ ۲۵ / مارچ ۲۰۲۶ء، بروز بدھ، ۵ شوال / ۱۴۴۷ھ، قیمت ۲ / روپے، صفحات: ۴

قطر انرجی کا LNG معاہدوں پر فورس میجر اعلان بھارت کی گیس امپورٹ کو بڑا دھچکا، پاور، کھاد اور CNG سیکٹر متاثر

قاہرہ: ۲۴ مارچ (ایجنسی) ہی قطر انرجی (QatarEnergy) نے ایرانی میزائل حملوں کے بعد رس لفان انڈسٹریل سٹی میں پروڈکشن متاثر ہونے کی وجہ سے کچھ طویل مدتی LNG معاہدوں پر فورس میجر کا اعلان کر دیا ہے۔ بھارت، جو قطر سے سب سے زیادہ LNG امپورٹ کرتا ہے، اس فیصلے سے براہ راست متاثر ہونے والا سب سے بڑا ملک بن گیا ہے۔ ماہرین کے مطابق قطر بھارت کی کل LNG امپورٹ کا تقریباً 41 سے 47 فیصد فراہم کرتا ہے۔ مالی سال 2024-25 میں بھارت نے 27 ملین ٹن LNG امپورٹ کی تھی جن میں سے 2.11 ملین ٹن قطر سے آئے تھے۔ اب یہ سپلائی 3 سے 5 سال تک متاثر رہ سکتی ہے۔

فورس میجر کا مطلب کیا ہے؟

فورس میجر کنٹریکٹ کی وہ شق ہے جو جنگ، حملہ یا بے قابو صورتحال کی وجہ سے سپلائر کو معاہدے کی پابندی سے عارضی طور پر آزاد کر دیتی ہے۔ قطر انرجی نے 4 مارچ کو شارٹ ٹرم اور 19 مارچ کو لانگ ٹرم کنٹریکٹس پر یہ نوٹیفکیشن جاری کیا۔ نتیجتاً خریدار (بشمول بھارتی کمپنیاں) جرمانے سے بچ گئے، لیکن انہیں مہنگے اسپاٹ مارکیٹ سے LNG خریدنا پڑے گا۔ رس لفان ٹرمینل کی 17 فیصد پروڈکشن کیپیسٹی متاثر ہوئی ہے جس کی مرمت میں 3 سے 5 سال لگ سکتے ہیں۔ قطر انرجی کے سی ای او نے کہا کہ اس سے سالانہ 20 ارب ڈالر کا ریونیو لاس ہوگا۔

بھارت پر براہ راست اثرات

بھارت کی سب سے بڑی LNG امپورٹر پیٹرونیٹ LNG لمیٹڈ (Petronet LNG) نے قطر انرجی سے فورس میجر نوٹیفکیشن وصول کیا اور فوراً اپنے خریداروں GAIL (India)، Indian Oil Corporation (IOC) اور Bharat Petroleum (BPCL) کو بھی نوٹیفائی کر دیا۔

پاور سیکٹر: گیس پر چلنے والے پاور پلانٹس کو گیس کی کمی کا سامنا، بجلی کی قیمتوں میں اضافہ ممکن۔

کھاد انڈسٹری: یوریا اور دیگر کھادوں کی پیداوار متاثر، کسانوں پر بوجھ بڑھ سکتا ہے۔

سیٹی گیس اور CNG: گھریلو پائپڈ گیس اور CNG اسٹیشنز پر سپلائی کم، دہلی، ممبئی، بنگلورو سمیت بڑے شہروں میں بحران۔

معاشی دباؤ: عالمی LNG قیمتوں میں اضافہ (اسپاٹ مارکیٹ میں 24$/MMBtu تک پہنچ گئی) سے بھارت کے انرجی بل میں اربوں روپے کا اضافہ، روپیہ پر دباؤ اور مہنگائی بڑھنے کا خطرہ۔

آب نائے ہرمز کی بندش نے صورتحال مزید خراب کر دی ہے کیونکہ بھارت کی 60 فیصد سے زائد LNG اور بڑی مقدار میں crude oil اسی راستے سے آتی ہے۔

حکومت اور کمپنیوں کا ردعمل: وزارت پٹرولیم اینڈ نیچرل گیس نے کہا ہے کہ ہم صورتحال پر نظر رکھے ہوئے ہیں اور متبادل ذرائع تلاش کر رہے ہیں۔ پیٹرونیٹ، GAIL اور دیگر کمپنیاں امریکہ، آسٹریلیا، روس اور کینیڈا سے اضافی کارگو خریدنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ تاہم ماہرین کا کہنا ہے کہ قلیل مدتی طور پر سپلائی کا مکمل متبادل ممکن نہیں۔ حکومت نے انڈسٹریل صارفین کو گیس کی سپلائی کم کرنے کی ہدایت کی ہے تاکہ گھریلو اور پاور سیکٹر کو ترجیح دی جا سکے۔

عالمی تناظر: یہ بحران ایران-اسرائیل-امریکہ تنازعے کا براہ راست نتیجہ ہے۔ ایران نے خلیج کے انرجی ڈھانچے کو نشانہ بنایا جس سے قطر کا سب سے بڑا LNG ٹرمینل متاثر ہوا۔ بین الاقوامی توانائی ایجنسی نے خبردار کیا ہے کہ کوئی ملک اس بحران سے محفوظ نہیں۔

یہ رپورٹ قطر انرجی کی آفیشل بیان، پیٹرونیٹ LNG کے اسٹاک ایکسچینج فائلنگ، ریٹرز، انڈین ایکسپریس، بلومبرگ اور دیگر معتبر ذرائع پر مبنی ہے۔ صورتحال تیزی سے تبدیل ہو رہی ہے۔ اگلے چند دن بھارت کی انرجی سیکورٹی کے لیے فیصلہ کن ثابت ہو سکتے ہیں۔

اجیت دادا کی موت کے بارے میں آخر کار کرناٹک میں ایف آئی آر

کئی لیڈروں نے اجیت پوار کے گھر کے سامنے اپنی انگلیاں کیوں کاٹی: روہت پوار

ممبئی: (ضمیر قاضی) اجیت پوار کے مشکوک طیارہ حادثے کو دو ماہ ہو چکے ہیں، پھر بھی ریاست کی حکومت ایف آئی آر درج کرنے کو تیار نہیں۔ اس لیے کرناٹک حکومت نے اسے درج کر کے زیرو نمبر کے ساتھ مہاراشٹر کے ڈی جی پی کے پاس بھیج دیا ہے۔ دادا جب زندہ تھے تو ان کے رہائش گاہ کے باہر بلیک میجک ※ کیا گیا، اور کچھ لوگوں نے اپنی انگلی (چھوٹی انگلی) کاٹ لی تھی۔ نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد پوار گروپ) کے ایم ایل اے روہیت پوار نے یہ انکشاف کیا۔ ویدھان سبھا کے آخری ہفتے کے پروپوزل پر بولتے ہوئے روہیت پوار نے اجیت پوار کے حادثے کے بارے میں حکومت اور ان کی پارٹی کی بے حسی پر شدید ناراضگی کا اظہار کیا اور سخت تنقید کی۔ انہوں نے کہا، سی آئی ڈی کے پاس کیا چل رہا ہے، مجھے معلوم نہیں۔ ہم نے ریاست کے مختلف مقامات پر جا کر جرم درج کرانے کی کوشش کی، لیکن وہاں نہیں ہوا۔ مگر کرناٹک میں ہم نے کوشش کی تو اس حکومت نے دادا کو انصاف دلانے کے لیے آگے بڑھ کر زیرو ایف آئی آر درج کی اور ڈی جی پی کے پاس بھیج دی۔ جو ہم سے ہو سکا، ہم نے کیا۔ ہم نے راہل گاندھی سے ملاقات کی، انہوں نے کہا کہ جس ریاست میں انصاف مل سکتا ہے، وہاں جاؤ۔ گوائی صاحب کی مثال ہے۔ کرناٹک میں دادا کے حادثے کے بعد جرم درج ہوا، میں اس ریاست کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں میرین ڈرائیو گیا، وہاں ایف آئی آر نہیں لی گئی۔ پھر میں بارامتی گیا، سی آئی ڈی کے پاس بھی گیا۔ اگر میں عدالت جاتا تو اس جرم کو درج کرانے کے لیے بہت کچھ کرنا پڑتا۔ مگر ان کی ہی پارٹی کے لیڈر کس طرح سیاست کر رہے ہیں، یہ میں کل یہاں بتاؤں گا۔ اس کے ساتھ روہیت پوار نے نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے اندرونی لیڈروں پر بھی نشانہ سادھا۔ انہوں نے کہا کہ ناشک کے کیس میں ایس آئی ٹی بناتے ہیں، غلط شخص کو گرفتار کرتے ہیں، فوری کارروائی ہوتی ہے۔ پھر دادا کے کیس میں کیوں نہیں ہو رہی؟ دادا کی پارٹی کے لیڈر بھی کچھ نہیں بول رہے، یہ بدقسمتی ہے۔ سنیل تٹکرے اور پرفل پٹیل کے دباؤ کی وجہ سے جے پوار کی پریس کانفرنس نہیں ہو سکی، یہ بھی روہیت پوار نے انکشاف کیا۔ پرفل پٹیل کو اس کی تفتیش نہیں چاہیے، وہ بلیک باکس کہیں بھی امریکہ نہیں گیا۔ ایوی ایشن کے کئی افسران کے جاننے والے اور قریبی ہیں۔ اے آئی وی کو ایک ہی بات بتانی ہے کہ 9 رپورٹس ہونے کے باوجود ایک بھی باہر نہیں نکالی۔ مہاراشٹر یہ توہین برداشت نہیں کرے گا، روہیت پوار نے کہا۔ انہوں نے اجیت پوار کی موت کے بارے میں کئی انکشافات بھی کیے۔

پارٹی کے کئی لیڈروں نے انگلی کاٹی: اجیت دادا جب زندہ تھے تو ان کے گھر کے باہر بلیک میجک ہوتا دیکھا گیا، ممبئی کے گھر کے باہر بھی۔ دادا کی پارٹی کے کئی لیڈروں نے اپنی چھوٹی انگلی کاٹ لی۔ دادا کی طاقت ختم ہو جائے اور ہماری بڑھ جائے، یہ کس کا ارادہ تھا، اس کی تفتیش ضروری ہے۔ روہیت پوار نے اشوک کھرات کے کیس کی طرف بھی اشارہ کیا۔ اجیت دادا کا وہ عہدہ حاصل کرنے کے لیے کس نے بلیک میجک کیا، یہ دیکھنا اہم ہے۔ دادا زندہ تھے تو وہ عہدہ نہیں ملنے والا تھا، اس لیے یہ کالا جادو کیا گیا۔ انہوں نے سنگین الزام لگایا۔ اب تٹکرے کس کی سفارش کر رہے ہیں، یہ پکڑی جا رہی ہے۔ یہاں صرف ہوا میں گولی چل رہی ہے۔ دو مہینے سے ہم اسی موضوع پر ہیں، کوئی اور موضوع نہیں اٹھایا۔ اب کل سے میں سیاسی سوالات اٹھاؤں گا۔ دادا کی پارٹی کے کچھ کاغذات ہمارے ہاتھ لگے ہیں، ہم کئی انکشافات کریں گے۔ بی جے پی کو لگتا ہے کہ اجیت پوار کی پارٹی ختم ہو گئی ہے۔ دادا کے ایم ایل اے کو وہاں سے استعفیٰ دلانا ہے اور بی جے پی سے ٹکٹ دے کر کھڑا کرنا ہے۔ اس لیے اب فوکس ایکناتھ شندے کی پارٹی کی طرف موڑ دیا گیا ہے، روہیت پوار نے دعویٰ کیا۔ اجیت دادا کے طیارہ حادثے کے بارے میں مہاراشٹر میں ایف آئی آر درج نہ ہو سکی اور انہیں انصاف نہ مل سکا، مگر کل 23 مارچ کو کرناٹک کے پولیس تھانے میں زیرو نمبر سے ایف آئی آر درج کی گئی اور اسے مہاراشٹر پولیس کے حوالے کر دیا گیا۔ کرناٹک پولیس کا شکریہ۔ اب مہاراشٹر پولیس کی ذمہ داری بڑھ گئی ہے۔ ہم اس ایف آئی آر کی تفتیش پر باریکی سے نظر رکھیں گے۔ یہ تفتیش غیر جانبدار اور شفاف طریقے سے ہونی چاہیے، اور اجیت دادا کی موت کا ذمہ دار جو بھی ہو چاہے کتنی بھی بڑی طاقت ہو اسے سزا ملنی چاہیے۔ ہم آخر تک لڑیں گے اور جیت جائیں گے، روہیت پوار نے کہا۔

اشوک کھرات معاملے: وزیر اعلیٰ دیوالی کے وقت ہی واقف ہو چکے تھے، پھر چھ ماہ تک خاموشی کیوں؟: ہرش وردھن سپکال

روپالی چاکنکر کے استعفے کے بعد دیگر ملزمان پر کارروائی کب ہوگی؟ مہاراشٹر میں وزراء پر ہی تشدد، ستارا واقعہ نے ووٹ چوری کے خدشات کو تقویت دی

ممبئی: کانگریس کے ریاستی صدر ہرش وردھن سپکال نے الزام عائد کیا ہے کہ خود ساختہ بابا اشوک کھرات کے معاملے کی معلومات وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کو دیوالی کے آس پاس ہی حاصل ہو چکی تھیں، اس کے باوجود کئی ماہ تک کوئی مؤثر کارروائی نہیں کی گئی۔ انہوں نے سوال کیا ہے کہ جب اکتوبر اور نومبر سے کھرات کے مبینہ غیر قانونی معاملات سامنے آ رہے تھے اور محکمہ داخلہ شواہد بھی جمع کر رہا تھا تو پھر چھ ماہ تک خاموشی کیوں اختیار کی گئی۔ ان کا کہنا ہے کہ اس معاملے نے مہاراشٹر میں ایک منفی اور تشویشناک بحث کو جنم دیا ہے، جس کا فوری اور فیصلہ کن خاتمہ ضروری ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ خصوصی تفتیشی ٹیم کو مزید وسائل فراہم کیے جائیں، ٹاسک فورس تشکیل دی جائے اور ذمہ دار افراد کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جائے۔ بلڈھانہ میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے سپکال نے کہا کہ اشوک کھرات کا معاملہ اندھی عقیدت کا نتیجہ ہے اور اس سے سبق سیکھتے ہوئے سماج میں سائنسی فکر کو فروغ دینا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ سماج میں مذہبی اور سماجی بنیادوں پر اختلافات اور نفرت کو ہوا دینے والے عناصر ہی ایسے واقعات کو جنم دیتے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ریاستی حکومت اس معاملے کو دانستہ طور پر طول دے رہی ہے اور اس کے ذریعے اپنے اتحادیوں پر دباؤ بنانے کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ روپالی چاکنکر کے استعفے کے بعد بھی دیگر متعلقہ افراد کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے اور ان کے خلاف مقدمات درج کیے جائیں۔ سپکال نے مزید کہا کہ سماجی ذمہ داریوں سے غفلت کے باعث ہی ایسے واقعات جنم لیتے ہیں اور بعض افراد توہم پرستی کا شکار ہو کر نقصان اٹھاتے ہیں۔ انہوں نے یاد دلایا کہ مہاراشٹر توہم پرستی کے خاتمے کے لیے قانون بنانے والی اولین ریاست ہے اور ڈاکٹر نریندر دابھولکر نے اس مقصد کے لیے طویل جدوجہد کی تھی، جسے آگے بڑھانے کی ضرورت ہے تاکہ آئندہ ایسے واقعات دوبارہ نہ ہوں۔ انہوں نے ریاست کی سیاسی صورتحال پر بھی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ستارا ضلع پریشد کے صدر کے انتخاب کے دوران حکمراں اتحاد کے اندر ہی تنازع سامنے آیا اور دو وزراء شمبھوراجے دیسائی اور مکرند پاٹل نے خود دعویٰ کیا کہ انہیں پولیس کی جانب سے مارا گیا۔ ان کے مطابق یہ واقعہ جمہوری نظام کی گرتی ہوئی حالت کا ثبوت ہے اور اس سے ووٹ چوری کے خدشات کو بھی تقویت ملی ہے۔ ہرش وردھن سپکال نے رکن اسمبلی سنجے گائیکواڑ پر بھی سنگین الزامات عائد کرتے ہوئے کہا کہ ترقی کے دعوے کرنے والے لیڈر کو اپنی مالی سرگرمیوں کی تفصیلات عوام کے سامنے پیش کرنی چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ مختلف ٹھیکے قریبی افراد کو دیے گئے ہیں اور غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث ہونے کے الزامات بھی سامنے آئے ہیں۔

بیڑ ضلع میں پیٹرول و ڈیزل کا وافر ذخیرہ موجود؛ شہری غیر ضروری طور پر پیٹرول پمپوں پر بھیڑ نہ کریں

بیڑ: موجودہ صورتحال میں خلیجی ممالک میں جاری جنگی کشیدگی کے پس منظر میں بیڑ ضلع اور شہر میں ایندھن کی قلت کی افواہیں کچھ مقامات پر پھیل رہی ہیں۔ اس کے باعث ضلع کے بیشتر پیٹرول پمپوں پر گاڑیوں میں اضافی ایندھن ذخیرہ کرنے کے لیے غیر معمولی بھیڑ دیکھی جا رہی ہے۔ ضلعی انتظامیہ کی جانب سے شہریوں کو مطلع کیا گیا ہے کہ بیڑ ضلع میں پیٹرول اور ڈیزل کا ذخیرہ اس وقت مناسب مقدار میں دستیاب ہے اور ایندھن کی سپلائی معمول کے مطابق جاری ہے۔ کچھ پیٹرول پمپ مالکان کی جانب سے پیٹرولیم کمپنیوں کو ادائیگیاں تاخیر سے کرنے کی وجہ سے بعض مقامات پر ایندھن کی فراہمی میں عارضی تاخیر ہوئی، تاہم انتظامیہ نے تمام کمپنیوں کے سیلز افسران اور نمائندوں کو سپلائی برقرار رکھنے کی ہدایات جاری کر دی ہیں۔ انتظامیہ نے واضح کیا ہے کہ بیڑ ضلع میں پیٹرول اور ڈیزل کی کوئی کمی نہیں ہے، لہٰذا شہری افواہوں پر یقین نہ کریں، غیر ضروری ذخیرہ اندوزی سے گریز کریں اور پیٹرول پمپوں پر بلاوجہ بھیڑ نہ کریں۔ مزید کہا گیا ہے کہ جھوٹی افواہیں یا غلط معلومات پھیلانے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔ ضلع انتظامیہ اور آئل کمپنیاں ایندھن کی مسلسل اور ہموار فراہمی کے لیے پرعزم ہیں۔

گیورائی میں انتظامیہ کی بدانتظامی عروج پر؛ نیلامی کی رقم پھنس گئی، نوجوان نے ڈپٹی کمشنر سے خودکشی کی اجازت مانگ لی

رپورٹ: قاضی امان) گیورائی: تحصیل گیورائی کے راکشسبھون علاقے میں دریائے گوداوری کے کنارے ضبط شدہ ریت کے ذخیرے کی نیلامی کا معاملہ سنگین رخ اختیار کر گیا ہے۔ تقریباً ڈھائی سال تک انصاف نہ ملنے پر ایک نوجوان نے ضلع کلکٹر وویک جانسن سے براہِ راست خودکشی کی اجازت طلب کر لی، جس سے پورے ضلع میں ہلچل مچ گئی ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ اس درخواست میں متعلقہ افسران کے نام بھی واضح طور پر درج کیے گئے ہیں۔ گیورائی کے رہائشی جے۔ جے۔ باغوان نے ستمبر 2023 میں 300 براس ریت کے ذخیرے کی نیلامی لے کر 2,15,040 روپے تحصیل دفتر میں جمع کرائے تھے۔ تاہم اس کے بعد تحصیلدار سندیپ کھومنے، سب ڈویژنل آفیسر کویتا جادھو، مائنز منرل آفیسر نریندر کلکرنی، اسسٹنٹ مائنز منرل آفیسر کیرن مورالے، ضلع مائنز منرل ڈیپارٹمنٹ کے گجانن جادھو اور ریونیو اسسٹنٹ سبودھ جین کی جانب سے صرف ٹال مٹول کیے جانے کا سنگین الزام باغوان نے لگایا ہے۔ باغوان کے مطابق، ڈھائی سال گزرنے کے باوجود انہیں بارکوڈ والی رسید بک فراہم نہیں کی گئی۔ اس دوران ستمبر 2024 میں مذکورہ ریت کا ذخیرہ سیلاب میں بہہ گیا، جسے انتظامیہ نے تسلیم بھی کیا، مگر اس کے باوجود ان کی جمع شدہ رقم واپس نہیں کی گئی۔ مزید برآں، تحصیلدار کھومنے پر بدتمیزی کا الزام لگاتے ہوئے کہا گیا ہے کہ انہوں نے "ہم کام نہیں کریں گے، جہاں شکایت کرنی ہے کرو" جیسے الفاظ کہہ کر دھمکی دی۔ کچھ مقامات پر "پیسے دیے بغیر کام نہیں ہوگا" کا بالواسطہ اشارہ بھی دیا گیا۔ ان حالات کے باعث باغوان شدید قرض کے بوجھ تلے دب گئے ہیں اور ذہنی و مالی طور پر مکمل طور پر ٹوٹ چکے ہیں۔ متعدد درخواستیں دینے اور افسران کے چکر لگانے کے باوجود انصاف نہ ملنے پر انہوں نے 1 اپریل 2026 کو خودکشی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے اپنی درخواست میں واضح طور پر لکھا: "میری رقم سود سمیت فوری واپس نہ ملنے اور افسران کی ہراسانی کی وجہ سے میں جینے کی خواہش کھو بیٹھا ہوں، اس لیے مجھے خودکشی کی اجازت دی جائے۔" ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش آتا ہے تو مذکورہ تمام افسران اس کے ذمہ دار ہوں گے۔ اس چونکا دینے والے معاملے کے بعد محکمہ ریونیو کی کارکردگی ایک بار پھر سوالوں کے گھیرے میں آ گئی ہے، اور اب سب کی نظریں اس بات پر ہیں کہ ضلع کلکٹر اس معاملے پر کیا قدم اٹھاتے۔

ڈاکٹر فوزیہ خان کو ریاستی خواتین کمیشن کی چیئرپرسن بنانے کی تجویز

پربھنی (نامہ نگار) سابق صدر عبدالکلام کی طرح قومی مفاد اور سماجی ہم آہنگی کو اہمیت دینے والی، اور ذات پات کی سیاست سے دور رہنے والی سابق رکن پارلیمان و سابق وزیر ڈاکٹر فوزیہ خان کو ریاستی خواتین کمیشن کی چیئرپرسن مقرر کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ یہ مطالبہ ریاست مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس اور سرپرست وزیر میگھنا بورڈیکر کے توسط سے پیش کیا گیا ہے، جس کا اظہار دِنیش پرساوت نے کیا۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ اور ذات پات کی سیاست سے دور رہنے والی، نیز کئی مرتبہ پارلیمانی ایوارڈ سے نوازے جانے والی ڈاکٹر فوزیہ خان کی تقرری سے خواتین کمیشن کو ایک مضبوط اور باصلاحیت قیادت ملے گی۔ ان کی سیاسی زندگی میں ہر قدم ہم آہنگی اور مثبت سوچ کی عکاسی کرتا ہے، اور وہ ہمیشہ متنازع سیاست سے دور رہی ہیں۔ وہ ایک باصلاحیت اور مؤثر مقررہ بھی ہیں، جس کا تجربہ عوام کو بارہا ہو چکا ہے۔ ساتھ ہی وہ نہایت ذمہ دار شخصیت کی مالک ہیں۔ ان کی تقرری سے عوام میں ایک مثبت پیغام جائے گا، ایسی امید کا اظہار بھارتی جنتا پارٹی کے رہنما دنیش پرساوت نے اپنے بیان میں کیا ہے۔

مہاراشٹر میں کانگریس کا تنظیمی ڈھانچہ مضبوط بنانے کے لیے 'سنگٹھن سرجن ابھیان' کا آغاز، مرکزی مبصرین اور ریاستی سینئر لیڈرز کو ذمہ داریاں سونپی گئیں

ممبئی: کانگریس پارٹی کی تنظیم کو بوتھ سطح تک مضبوط بنانے کے لیے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی جانب سے 'سنگٹھن سرجن ابھیان' شروع کیا گیا ہے، جس کا مہاراشٹر میں باقاعدہ آغاز کر دیا گیا ہے۔ کانگریس صدر ملک ارجن کھرگے نے اس مہم کے تحت مہاراشٹر کے لیے 37 مرکزی مبصرین اور ریاست کے سینئر لیڈرز کو مختلف ذمہ داریاں سونپی ہیں۔ اس مہم میں شامل نمایاں لیڈرز میں بالا صاحب تھورات، نانا پٹولے، ستیج پاٹل، مانک راؤ ٹھاکرے، عارف نسیم خان، امیت دیشمکھ، یشومتی ٹھاکر اور نتن راؤت سمیت سابق وزراء، اراکین پارلیمنٹ، اراکین اسمبلی اور دیگر سینئر عہدیداران شامل ہیں۔ مجموعی طور پر 183 اراکین اس فہرست کا حصہ ہیں۔ مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے مطابق اس کمیٹی کے ارکان ریاست کے مختلف اضلاع کا دورہ کریں گے اور مقامی عہدیداران و کارکنان سے براہ راست رابطہ قائم کرتے ہوئے تنظیمی ڈھانچے کو از سر نو مضبوط کریں گے۔ اس عمل کے دوران بوتھ سطح سے لے کر ریاستی سطح تک پارٹی کو فعال بنانا، مخلص کارکنان کو آگے لانا، ذمہ داریوں کی شفاف تقسیم کو یقینی بنانا اور خواتین و نوجوانوں کی زیادہ سے زیادہ شمولیت کو فروغ دینا اس مہم کے بنیادی مقاصد ہیں۔ اس مہم کے تحت ضلع صدور سمیت مختلف عہدوں پر تقرریاں شفاف طریقے سے کی جائیں گی، تاکہ تنظیمی ڈھانچہ مزید مضبوط اور متحرک ہو سکے۔

مذہب سے بالاتر انسانیت کا عظیم جشن!

قادری فاؤنڈیشن کی جانب سے عید اور گڑی پڑوا کے موقع پر 301 مستحق افراد میں کپڑوں کی تقسیم

مہاراشٹر: سماجی یکجہتی اور انسانیت کی ایک خوبصورت مثال قائم کرتے ہوئے قادری فاؤنڈیشن نے رمضان عید اور گڑی پڑوا کے مبارک موقع پر ضرورت مند افراد کے لیے ایک فلاحی مہم کا انعقاد کیا۔ اس مہم کے تحت مذہب، ذات اور فرقہ سے بالاتر ہو کر تقریباً 301 مستحق شہریوں میں نئے کپڑے تقسیم کیے گئے۔ "انسانیت ہی اصل مذہب ہے" کے پیغام کو فروغ دیتے ہوئے ہندو اور مسلم دونوں برادریوں کے افراد کی مدد کی گئی۔ اس سماجی خدمت کی قیادت قادری فاؤنڈیشن کے مہاراشٹر ریاستی صدر شہباز قادری نے کی۔ ان کی رہنمائی میں یہ مہم انتہائی کامیابی کے ساتھ مکمل ہوئی۔ انہوں نے کہا: "ہم سب ایک ہی معاشرے کا حصہ ہیں۔ تہوار خوشیاں بانٹنے کے لیے ہوتے ہیں، اور ان خوشیوں کو ہر ضرورت مند تک پہنچانا ہی ہمارا مقصد ہے۔" تقریب کے دن ماحول میں ایک منفرد جوش و خروش دیکھنے کو ملا۔ متعدد رضاکاروں نے آگے بڑھ کر کپڑوں کی تقسیم کے عمل کو بہترین طریقے سے منظم اور نافذ کیا۔ مستحقین کے چہروں پر خوشی اور اطمینان ہی اس مہم کی اصل کامیابی ثابت ہوئی۔ اگرچہ گڑی پڑوا اور رمضان عید دو مختلف مذاہب کے تہوار ہیں، لیکن اس اقدام کے ذریعے معاشرے میں اتحاد اور بھائی چارے کا مضبوط پیغام گیا ہے۔ تہواروں کا اصل مقصد ایک دوسرے کی مدد کرنا اور خوشیاں بانٹنا ہے جسے قادری فاؤنڈیشن نے عملی طور پر ثابت کیا۔ اس مہم کے باعث کئی ضرورت مند خاندانوں کو تہوار منانے کے لیے نئی امید اور خوشی ملی۔ معاشرے کے مختلف حلقوں سے اس اقدام کو سراہا جا رہا ہے اور آئندہ بھی ایسے پروگرام جاری رکھنے کی توقع ظاہر کی جا رہی ہے۔ آخر میں، قادری فاؤنڈیشن کا یہ اقدام صرف کپڑوں کی تقسیم تک محدود نہیں بلکہ یہ سماجی یکجہتی، بھائی چارے اور انسانیت کا ایک زندہ پیغام ہے۔

ڈاکٹر ریاض احمد

غیر یقینی کی ریاضی، بےچینی کا حساب

آپ کو بےچینی سمجھنے کے لیے ریاضی دان ہونے کی ضرورت نہیں۔ بس وہ رات یاد کر لیجیے جب جسم تھکا ہوا تھا، مگر ذہن چلتا ہی جا رہا تھا۔ کبھی کسی گفتگو کو دہرا رہا تھا، کبھی کل کی فکر میں الجھا تھا، اور کبھی ایک ہی سوال بار بار اٹھ رہا تھا: میں پرسکون کیوں نہیں ہو پا رہا؟

اس بےقراری کے پیچھے ہی چاہے وہ گھبراہٹ ہو، جھنجھلاہٹ ہو، بےصبری ہو، یا دل پر بوجھ سا ہی ایک خاموش "حساب" چل رہا ہوتا ہے۔ یہ وہ ریاضی نہیں جو تختۂ سیاہ پر لکھی جاتی ہے، بلکہ وہ جو ہر انسان کے اندر ایک پوشیدہ کیلکولیٹر کی طرح کام کرتی ہے: توقعات کو حقیقت سے ملاتی ہے، غیر یقینی صورتحال کو ناپتی ہے، اور یہ طے کرتی ہے کہ معاملہ محفوظ لگ رہا ہے یا خطرناک، قابل کنٹرول ہے یا بےبس کرنے والا۔

(1) بےچینی وہاں سے شروع ہوتی ہے جہاں حقیقت اور توقعات نہیں ملتیں

سوچیے آپ نے آج ایک خوشگوار دن پلان کیا: آپ نے عزت، استحکام، کامیابی، یا کم از کم سکون کی توقع کی۔ لیکن اس دن ہوا کیا؟: بےقدری، نقصان، الجھن، یا تاخیر۔ توقع اور حقیقت کے درمیان یہ خلا بےچینی کا پہلا بیج ہے۔

عام زبان میں ہم اسے مایوسی، صدمہ، دھوکہ، یا جھنجھلاہٹ کہتے ہیں۔ "ریاضی کی زبان" میں یہ ایک غلطی کا سگنل (error signal) ہے: ذہن یہ کہتا ہے کہ، "کچھ ٹھیک نہیں ہے۔"

جتنا بڑا فرق، اتنی زیادہ اندرونی بےچینی۔

(2) غیر یقینی صورتحال بےچینی کو کئی گنا بڑھا دیتی ہے

مسئلہ تکلیف دیتا ہے، مگر ایسا مسئلہ جس کا انجام نظر نہ آئے وہ زیادہ اذیت کا سبب بنتا ہے۔

نوکری چلی جائے تو دکھ ہوتا ہے۔ مگر یہ نہ معلوم ہو کہ نئی نوکری کب ملے گی ہی یہ غیر یقینی کیفیت اصل عذاب بن جاتی ہے۔ صحت کا خدشہ ہو تو ڈر صرف بیماری کا نہیں ہوتا، بلکہ ان سوالوں کا ہوتا ہے جن کے جواب نہیں ملتے۔ رشتے میں بےثباتی ہو تو ذہنی دباؤ اکثر کل کی بات سے زیادہ "کل کیا ہوگا؟" سے بڑھتا ہے۔

غیر یقینی کیفیت ایک ضرب کی طرح کام کرتی ہے: ذہن گھومنے لگتا ہے، کیونکہ دماغ "کھلی فائل" پسند نہیں کرتا۔ اسے انجام چاہیے، وضاحت چاہیے۔ جب وضاحت نہیں ملتی تو ذہن بار بار اسی بات کو حل کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے ہی فکر، وسوسے اور مسلسل سوچ کے ذریعے۔

(3) اختیار کی کمی فکر کو بےبسی میں بدل دیتی ہے

ایک سادہ حقیقت یہ ہے: مشکل حالات بھی قابل برداشت لگتے ہیں جب ہمیں یقین ہو کہ ہم کچھ کر سکتے ہیں۔

طالب علم کو سکون تب آتا ہے جب پڑھائی کا واضح پلان ہو۔ گھر کو سہارا تب ملتا ہے جب بجٹ اور راستہ واضح ہو۔ مریض کو ہمت تب ہوتی ہے جب علاج کی سمت معلوم ہو۔ لیکن جب انسان خود کو بےبس محسوس کرے ہی جب ہر کوشش بےاثر لگے ہی تو بےچینی بڑھتی جاتی ہے۔

اسی لیے دو لوگ ایک ہی آزمائش میں مختلف ردِعمل دیتے ہیں: فرق اکثر آزمائش کا نہیں، اختیار کے احساس کا ہوتا ہے۔

بےچینی بڑھتی ہے جب:

- ■ فرق (توقع اور حقیقت کا) زیادہ ہو،
- ■ غیر یقینی کیفیت زیادہ ہو،
- ■ اور اختیار کم محسوس ہو۔

(4) ذہن میں "فیڈ بیک لوپس" ہوتے ہیں ہی کچھ فائدہ دیتے ہیں، کچھ نقصان

ایک مائیک اگر اسپیکر کے قریب رکھ دیا جائے تو ہلکی سی آواز بھی اندر جا کر بار بار گونجتی ہے، اور پھر چیخ بن جاتی ہے۔

- ■ انسان کا ذہن بھی یہی کرتا ہے۔
- ■ ایک چھوٹی سی فکر آتی ہے:
- ■ "اگر میں ناکام ہو گیا تو؟"
- ■ پھر ذہن اسی کو دہراتا ہے:
- ■ "اگر ناکام ہو گیا...... اگر ناکام ہو گیا...... اگر ناکام ہو گیا......"

■ یہ تکرار ایک "لوپ" ہے۔ یہ ہمیشہ برا نہیں ہوتا۔ کبھی سوچ دہرانا پلان بنانے میں مدد دیتا ہے۔ مگر جب یہ تکرار کسی حل کے بغیر چلتی رہے ہی تو یہ "رومینیشن" بن جاتی ہے، یعنی ذہنی شور۔

■ یوں بےچینی خود اپنا ایندھن بن جاتی ہے: مسئلہ باہر ہوتا ہے، مگر آواز اندر بڑھتی جاتی ہے۔

(5) تاخیر ذہنی نظام کو غیر مستحکم کر دیتی ہے

بےچینی بڑھنے کی ایک بڑی وجہ "تاخیر" بھی ہے۔ ہم آج کوشش کرتے ہیں، مگر نتیجہ بعد میں آتا ہے: نوکری کی درخواست، میڈیکل رپورٹ، امتحان کا نتیجہ، ویزا فیصلہ، یا رشتے کی مرمت۔ انسان کا ذہن تاخیر سے ملنے والے جواب کو برداشت مشکل سے کرتا ہے۔ جب جواب دیر سے آئے تو دماغ خود ہی نتائج سوچنے لگتا ہے ہی اور وہ اکثر منفی ہوتا ہے۔

اسی تاخیر سے جذبات میں اُتار چڑھاؤ آتا ہے: کبھی خوف کی لہر، کبھی اداسی، کبھی غصہ، اور کبھی تھوڑا سکون جو دیر پا نہیں رہتا۔

یہ کمزوری نہیں ہی یہ انسانی نظام کی فطری کیفیت ہے۔

(6) زندگی میں روزمرہ شور بھی ہے ہی اور کبھی اچانک جھٹکے بھی

زندگی مستحکم ہو تب بھی روزانہ کا شور موجود ہوتا ہے: ٹریفک، ڈیڈ لائنز، غلط فہمیاں، مالی دباؤ، تھکن، نیند کی کمی۔ یہ چھوٹے چھوٹے دباؤ قطرے بن کر بالٹی بھرتے رہتے ہیں۔ اور کبھی اچانک جھٹکا آتا ہے: سخت بات، بری خبر، دھوکہ، حادثہ۔ ذہن ہمیشہ آہستہ نہیں چلتا ہی کبھی ایک دم "چھلانگ" لگا دیتا ہے۔

اسی لیے بعض لوگ کل تک ٹھیک تھے، اور آج بےچین دکھائی دیتے ہیں۔

(7) سب سے بڑی بےچینی اکثر اندرونی ٹکراؤ سے پیدا ہوتی ہے

آخر میں، سب سے تکلیف دہ بےچینی باہر کی دنیا سے نہیں ہی اندر کی جنگ سے پیدا ہوتی ہے۔

- ■ انسان کامیابی بھی چاہتا ہے اور آرام بھی۔
- ■ عزت بھی چاہتا ہے اور قبولیت بھی۔
- ■ معافی بھی چاہتا ہے اور انصاف بھی۔
- ■ آگے بڑھنا بھی چاہتا ہے اور جواب بھی۔

جب دو طاقتور خواہشیں الٹی سمت کھینچیں تو ذہن رسہ کشی بن جاتا ہے۔ یہ اندرونی ٹکراؤ بےچینی کی گہری جڑ ہے، کیونکہ بیرونی حل اُس مسئلے کو مکمل طور پر نہیں سلجھا سکتا جو اندر کی تقسیم ہو۔

تو عام زندگی کے لیے سبق کیا ہے؟

بےچینی صرف "زیادہ سوچ" نہیں۔ یہ اکثر ذہن کا اشارہ ہوتا ہے کہ:

- ■ "حقیقت میری توقع کے مطابق نہیں۔"
- ■ "مجھے نہیں معلوم آگے کیا ہوگا۔"
- ■ "مجھے اختیار محسوس نہیں ہو رہا۔"
- ■ "میرے خیالات بغیر حل کے چکر لگا رہے ہیں۔"
- ■ "میں جواب کا انتظار کر رہا ہوں۔"
- ■ "روزمرہ دباؤ اور اچانک جھٹکوں کا بوجھ ہے۔"
- ■ "میں اندر سے دو طرف کھنچا ہوا ہوں۔"

جب ہم یہ سمجھ لیتے ہیں تو ہم خود کو "کمزور" کہہ کر مزید پریشان نہیں کرتے، بلکہ بہتر سوال پوچھتے ہیں:

کون سی توقع ٹوٹی؟
کون سی غیر یقینی کیفیت مجھے کھا رہی ہے؟
میں آج کون سا چھوٹا اختیار واپس لے سکتا ہوں؟
میں کون سا ذہنی لوپ روک سکتا ہوں؟
کون سا اندرونی ٹکراؤ کسی دانشمند فیصلے کا محتاج ہے؟

کیونکہ سکون قسمت نہیں ہی اکثر یہ فرق کم کرنے، غیر یقینی کیفیت گھٹانے، اور اختیار دوبارہ بنانے کا نام ہے ہی ایک ایک عملی قدم کے ساتھ۔

اور شاید بےچینی کی سب سے سادہ ریاضی یہی ہے:

جب ذہن نہ سمجھ پائے، نہ قابو میں رکھ پائے، اور نہ حل کر پائے ہی تو وہ ٹھہرتا نہیں۔

گم نام مجاہد آزادی: یعقوب حسن سیٹھ

شاہد صدیقی علیگ

وطن عزیز کی آزادی ایک لامتناہی عوامی جدوجہد کا نتیجہ ہے، جس کا آغاز تاجران فرنگ کے ہندوستان میں ناپاک قدم رکھنے کے ساتھ ہی ہو گیا تھا۔ جس میں بلا تخصیص مذہب و ملت لوگوں نے قربانیاں دیں اور جب تک ہندوستان کو برطانوی نو آبادیاتی نظام کے آہنی پنجوں سے آزاد نہ کرا لیا سکون سے نہیں بیٹھے۔ ایسے ہی مادر ہند کے عظیم سپوتوں میں سے ایک یعقوب حسن سیٹھ بھی ہیں، جو بیک وقت ایک کامیاب تاجر، سیاست داں اور جنگ آزادی کے روح رواں تھے۔ جنہوں نے اپنے کاروبار کو پس پشت ڈال کر زندگی کے بہترین ایام، حصول آزادی کے لیے قربان کر دیے۔

یعقوب حسن سیٹھ 1875 میں ناگپور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر اور اسکولی تعلیم ناگپور سے حاصل کرنے کے بعد 1893 میں گریجویشن اے ایم او کالج علی گڑھ سے مکمل کیا۔ محض 18 سال کی عمر میں بنگلور جا کر کاروبار میں قسمت آزمائی، جہاں سے 1901 میں مدراس منتقل ہو گئے اور ایک عرصے تک نواب سی عبدالحکیم کے بین الاقوامی تاجر گماشتے کے طور پر کام کیا۔ اسی اثنا میں عوام کی خدمت کا جذبہ کارفرما ہوا اور عوامی فلاح و بہبودی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے لگے۔ جس کے پیش نظر مدراس بلدیہ کے رکن نامزد کیے گئے۔ 1906 میں آل انڈیا مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی اور اس کے فروغ و توسیع میں نمایاں کام انجام دیا، جو مدراس مسلم لیگ کے بانی مبانی میں سے ایک تھے۔ 1906 میں انگریزی ویکلی مسلم پیٹریاٹ اور ایک اردو ہفت روزہ قومی ہلچل شائع کیے، جن کی تقریباً دو سال تک پابندی کے ساتھ اشاعت جاری رہی۔ انہوں نے برطانوی حکومت اور فوج میں اہم عہدوں پر ہندوستانیوں کی جائز نمائندگی کے مسئلے کو زور و شور سے اٹھایا۔ جب 1915 میں مہاتما گاندھی مدراس کے دورے پر آئے تو یعقوب حسن ان کی شخصیت سے بے حد متاثر ہوئے۔ جس کے بعد وہ انڈین نیشنل کانگریس کے رکن بن گئے۔

مزید برآں جب بھی مہاتما گاندھی مدراس کا دورہ کرتے تو یعقوب سیٹھ ان کی میزبانی میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے۔ انہوں نے 1916 میں انڈین نیشنل کانگریس اور مسلم لیگ لکھنؤ معاہدہ کرانے میں حتی المقدور کاوشیں کیں۔ وہ مدراس پریذیڈنسی کے واحد مسلم سیاست دان بھی تھے جو لکھنؤ معاہدے کے مسودے میں شامل تھے۔ اسی سال (1916 تا 1919) ساؤتھ انڈین چیمبرس آف کامرس کی طرف سے مدراس لیجسلیٹو کونسل کے لیے منتخب کیے گئے۔

1919 میں خلافت اور عدم تعاون تحریکوں میں متحرک رہے۔ مہاتما گاندھی کی ایما پر اپنے تمام سرکاری عہدوں سے استعفیٰ دے دیا۔ انہوں نے حکومتِ ذی اختیار کی توجہ مبذول کرانے کے لیے دو مرتبہ لندن کا دورہ کیا۔ پہلی مرتبہ مسلم لیگ کی طرف سے، دوسری مرتبہ خلافت وفد کے رکن کی حیثیت سے جا کر مشترکہ پارلیمانی کمیٹی سے تبادلہ خیال کیا۔ انگریزی حکومت کی حکم عدولی کرتے ہوئے مالابار پہنچے، جہاں انہوں نے 1921ء میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے مابین عدم تشدد اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے لیے رات دن ایک کر دیا۔ جس کی بنا پر انگریز حکام کی نظروں میں کھٹکنے لگے۔ لہٰذا حکومت نے اوٹاپالم میں منعقدہ کیرالہ صوبائی کانگریس میں دی گئی ان کی تقریر پر بغاوت کا الزام لگا کر گرفتار کر لیا اور مالابار جیل میں چھ ماہ کی سزا سنا کر بھیج دیا۔ لیکن رہائی کے بعد مزید سرگرم عمل ہو گئے۔

کانگریس کے ریڈیکل اجلاس میں شرکت کی اور انگریزی حکومت کی پالیسیوں کی صریح سخت تنقید کی، جس کے جرم میں ایک بار پھر دو سال کے لیے جیل کی سلاخوں کے پیچھے پہنچا دیے گئے۔ 1927ء میں مدراس مسلم لیگ کے صدر بنائے گئے۔ این۔ جے۔ رنگا کی یونائیٹڈ نیشنلسٹ پارٹی کے ساتھ اتحاد کیا اور چتور اسمبلی حلقے سے منتخب ہوئے۔ بعد ازاں مسلم لیگ چھوڑ کر کانگریس میں شمولیت اختیار کی، اس کے ٹکٹ پر 1937ء میں اسمبلی پہنچے۔

1937ء تا 1939ء کے دوران راج گوپالا آچاری کی کابینہ میں عوامی تعمیرات کے وزیر کے طور پر خدمات انجام دیں۔ جب برطانیہ نے جرمنی کے خلاف دوسری عالمی جنگ کا صور پھونکا تو سیٹھ نے دیگر وزراء کے ساتھ استعفیٰ دے دیا۔ یعقوب حسن سیٹھ انڈین نیشنل کانگریس کے ان رہنماؤں میں سے ایک تھے جنہوں نے آخری دم تک تقسیم ہند کی مخالفت اور متحدہ ہندوستان کی حمایت کی، مگر ان کی آواز صدا بہ صحرا ثابت ہوئی۔ قید و بند کے دوران قرآن مجید کی تفسیر تحریر کی جو نظام حیدرآباد کی مالی اعانت سے شائع ہوئی۔ قرآن حکیم اور دیگر مذہبی صحیفوں کے بارے میں بے پناہ معلومات کی وجہ سے مولانا کے لقب سے پکارے گئے۔ یعقوب حسن سیٹھ مارچ 1940ء میں وزارت سے مستعفی ہونے کے چند ماہ بعد حرکت قلب بند ہونے سے 23 مارچ 1940ء کو رب حقیقی سے جا ملے، لیکن شومیٔ قسمت ان کی قربانیوں کو نہ صرف تاریخ ہند نے بلکہ عوام نے بھی نظر انداز کر دیا۔

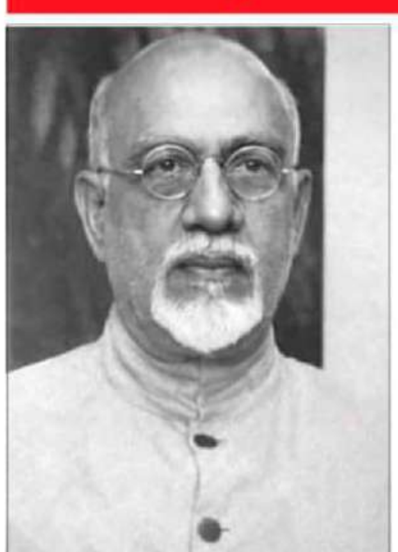

یعقوب حسن سیٹھ ایک تاجر، سیاست دان اور مجاہد آزادی تھے جنہوں نے قومی یکجہتی، خلافت و عدم تعاون تحریکوں اور برطانوی اقتدار کے خلاف جدوجہد میں اہم کردار ادا کیا مگر تاریخ میں نظر انداز ہو گئے

اے خاک نشینوں اٹھ بیٹھو
وہ وقت قریب آ پہنچا ہے
جب تخت گرائے جائیں گے
جب تاج اچھالے جائیں گے
اب ٹوٹ گریں گی زنجیریں
جو دریا جھوم کے اٹھے ہیں
تنکوں سے نہ ٹالے جائیں گے
کٹتے بھی چلو، بڑھتے بھی چلے

☆☆ ☆☆

ابھی چراغ سرِ رہ کو کچھ خبر ہی نہیں
اب گرانیٔ شب میں کوئی کمی نہیں آئی
نجاتِ دیدہ و دل کی گھڑی نہیں آئی
چلے چلو کہ وہ منزل ابھی نہیں آئی

فیض احمد فیض

متوازن زندگی محنت، نیت اور اعتماد

اللہ تعالیٰ نے دنیا کو ہمارے لیے آزمائش، امانت اور موقع بنایا ہے؛ جنت نہیں۔ دنیا کی خوبصورتی اور سہولت وقتی ہے، جبکہ حقیقی کامیابی آخرت کی ابدی جنت ہے۔ اسی لیے قرآن ہمیں توازن سکھاتا ہے۔ دنیا کو چھوڑ دینا بھی درست نہیں اور اسے ہی سب کچھ سمجھ لینا بھی غلط ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یعنی انسان کے لیے وہی ہے جس کی وہ کوشش کرے۔ یہ آیت صاف اعلان ہے کہ محنت شرط ہے۔ وراثت، ساکھ، اثر و رسوخ وقتی سہارا ہو سکتے ہیں، مستقل کامیابی نہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: زمین میں چلو پھرو اور اس کا رزق تلاش کرو۔ یہاں تلاشِ رزق کا حکم دیا گیا ہے، یعنی ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر تسبیح پڑھتے رہنا اور اسباب اختیار نہ کرنا شریعت کے مزاج کے خلاف ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم اللہ پر صحیح توکل کرو تو وہ تمہیں ایسے رزق دے جیسے پرندوں کو دیتا ہے؛ وہ صبح خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو بھر کر لوٹتے ہیں۔ (ترمذی)

پرندہ گھونسلے میں بیٹھ کر انتظار نہیں کرتا، وہ اڑتا ہے، تلاش کرتا ہے، محنت کرتا ہے۔ یہی حقیقی توکل ہے: دل اللہ پر، قدم عمل میں۔ ہمارے آباؤ اجداد کی جائیداد، ساکھ اور روایات اپنی جگہ نعمت ہیں، مگر قرآن ہمیں خبردار کرتا ہے: ہر جان اپنے عمل کے بدلے گروی ہے۔ یعنی قیامت کے دن نہ خاندانی نام کام آئے گا نہ وراثت؛ ہر شخص اپنے اعمال کے ساتھ کھڑا ہوگا۔ آج کا نوجوان اگر صرف والدین کی دولت پر تکیہ کرلے تو وہ وقتی سہولت تو پا سکتا ہے، مگر کردار، صلاحیت اور استقلال پیدا نہیں کر سکتا۔ اور اگر والدین یہ کہہ کر اولاد کو روک دیں کہ "ہمارے پاس سب کچھ ہے"، تو وہ دراصل اولاد کی خود اعتمادی اور مستقبل دونوں کو کمزور کر رہے ہوتے ہیں۔ اسی طرح بعض نوجوان یہ سمجھ لیتے ہیں کہ ہم دین کا کام کر رہے ہیں، اس لیے دنیاوی محنت کی ضرورت نہیں۔ حالانکہ اسلام رہبانیت نہیں سکھاتا۔ صحابہ کرامؓ تجارت بھی کرتے تھے، کھیتی باڑی بھی، جہاد بھی، عبادت بھی۔ دین اور دنیا کو الگ خانوں میں تقسیم کرنا اسلامی تصور نہیں۔ حضرت عمر بن خطاب کا قول ہے: "تم میں سے کوئی رزق کی تلاش چھوڑ کر یہ نہ کہے کہ اے اللہ مجھے رزق دے، کیونکہ آسمان سے سونا چاندی نہیں برستا۔" یہی عملی اسلام ہے۔

اللہ نے ہمیں پریشان ہونے سے منع کیا ہے، مگر محنت سے نہیں۔
اللہ بہتر فیصلہ کرنے والا ہے، اس لیے مستقبل کی بےجا فکر نہیں، لیکن کوشش کا دامن چھوڑ دینا بھی نہیں۔
یاد رکھیں: بنا بنایا مل جانا وقتی سکون ہے، خود بنا لینا دائمی اعتماد ہے۔
وراثت سرمایہ ہو سکتی ہے، لیکن کردار اور محنت ہی اصل دولت ہے۔
دین کا نام لے کر کاہلی کرنا بھی غلط ہے، اور دنیا کے نام پر دین چھوڑ دینا بھی غلط ہے۔
اسلام ہمیں متوازن راستہ دیتا ہے:
محنت کرو، نیت درست رکھو، اسباب اختیار کرو، نتیجہ اللہ پر چھوڑ دو۔
یہی دنیا کو سنوارنے اور جنت پانے کا راستہ ہے۔

سمیہ بنت عامر خان

قیصری بیگم اور ان کی دل چسپ خودنوشت "کتابِ زندگی" کی بابت

ڈاکٹر رؤف پاریکھ

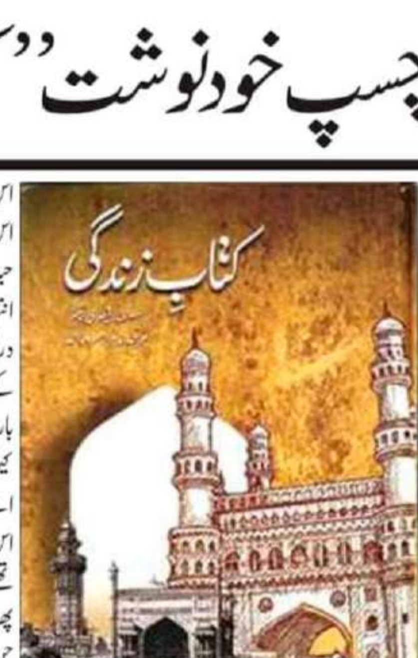

یہ قیصری بیگم کی دل چسپ خودنوشت ہے جو رواں اور خوب صورت اردو میں لکھی ہوئی ہے۔ قیصری بیگم مولوی نذیر احمد دہلوی کی نواسی تھیں اور ویسی ہی با محاورہ زبان بھی لکھی ہے۔ یہ دراصل ان کی ڈائری تھی جو شان الحق حقی کی فرمائش پر اردو لغت بورڈ کے جریدے اردو نامہ میں ۱۹۶۷ء سے ۱۹۷۷ء تک قسط وار شائع ہوتی رہی۔ پھر کتابی صورت میں بہت عرصے کے بعد کراچی سے شائع کی گئی۔

چند ابتدائی اقساط کی اشاعت کے بعد ہی قیصری بیگم کو بڑے بڑے ادیبوں اور نقادوں نے ان کے اسلوب، زبان اور افکار پر خراجِ تحسین پیش کیا اور اردو نامہ کے مدیر شان الحق حقی کے نام خط لکھے کہ انھیں اس کی قسط کا بےچینی سے انتظار رہتا ہے۔ ذیل میں قیصری بیگم کی "کتاب زندگی" کے حوالے سے مختصر اُملاحظہ کریں۔

☆☆ ☆☆

کچھ ادیبوں کے ساتھ قسمت بھی عجب کھیل کھیلتی ہے۔ قسمت کی دیوی ان پر کچھ عرصے کے لیے مہربان ہوتی ہے اور وہ آسمانِ ادب کے درخشاں ستاروں کے ساتھ چمکتے دمکتے ہیں۔ لیکن پھر لوگ انھیں بھول بھال جاتے ہیں اور وہ اس طرح گم نامی کے اندھیروں میں ڈوب جاتے ہیں جیسے انھوں نے کبھی کچھ لکھا ہی نہ تھا اور نہ وہ کبھی مشہور رہے تھے۔ قیصری بیگم بھی اردو کی ایک ایسی ہی ادیبہ تھیں۔

اگرچہ ۱۹۶۰ء اور ۱۹۷۰ء کی دہائیوں میں قیصری بیگم کی خودنوشت سوانح حیات 'کتاب زندگی' کی قسطوں کی اشاعت نے ادبی حلقوں میں ہلچل مچا دی تھی اور بڑے بڑے نامی گرامی اہل قلم اور اہل علم ان کی با محاورہ اور رواں اردو نثر کے گرویدہ ہو گئے تھے لیکن انھیں جلد ہی بھلا دیا گیا اور بہت وسیع مطالعہ رکھنے والے شائقین ادب میں سے بھی بعض آج ان کے نام اور کام سے پوری طرح واقف نہیں ہیں۔

یہاں تک کہ خواتین کی خودنوشتوں پر کیے گئے بعض تحقیقی کاموں میں بھی 'کتاب زندگی' کا ذکر نہیں ملتا، نقادوں نے بھی قیصری بیگم کو بالعموم نظر انداز کیا ہے اور اہل قلم کی وفیات کی کتابوں میں بھی ان کی تاریخ پیدائش اور تاریخ وفات نہیں ملتی۔ صرف اردو لغت بورڈ (جس کا نام اس وقت ترقی اردو بورڈ تھا) کے سہ ماہی رسالے 'اردو نامہ' میں ان کی تاریخ وفات ملتی ہے۔

قیصری بیگم کو اچانک شہرت اس وقت ملی جب شان الحق حقی نے اردو لغت بورڈ کے رسالے میں ایک خودنوشت سوانح عمری 'کتاب زندگی' قسط وار شائع کرنا شروع کی۔ یہ قیصری بیگم کے قلم سے تھی جن کی عمر اس وقت لگ بھگ اناسی (۷۹) برس تھی۔ اس کی پہلی قسط مارچ ۱۹۶۷ء کے رسالے میں شائع ہوئی۔ 'کتاب زندگی' کی کل چوبیس (۲۴) قسطیں تھیں۔

اس کی آخری قسط جون ۱۹۷۶ء کے شمارے میں شائع ہوئی اور یہ قارئین کی خوش قسمتی تھی کیونکہ اس آخری قسط کی اشاعت کے کچھ ہی عرصے کے بعد ۱۰/ اپریل ۱۹۷۷ء کو قیصری بیگم کا حیدرآباد (دکن) میں انتقال ہو گیا۔ قیصری بیگم ۱۸۸۸ء میں پیدا ہوئی تھیں۔ اس لحاظ سے انتقال کے وقت ان کی عمر تقریباً نواسی (۸۹) برس تھی۔

دراصل قیصری بیگم شروع ہی سے ایک ڈائری یا روزنامچہ لکھا کرتی تھیں جس میں وہ اپنی زندگی کے واقعات، تجربات اور مشاہدات کے علاوہ اس دور کے بعض اہم واقعات اور ان کے بارے میں اپنے تاثرات بھی لکھ لیا کرتی تھیں۔ لیکن اس کو چھپوانے کا ان کو کبھی خیال نہیں آیا کیونکہ ان کا خیال تھا کہ وہ کوئی اچھی ادیبہ نہیں ہیں اور ان کی تحریر میں اتنی جان نہیں ہے کہ قاری اسے پڑھنا پسند کریں۔

اس خیال کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ان کے خاندان میں بعض بہت مشہور لکھنے والے گزرے تھے، مثلاً مولوی نذیر احمد دہلوی (جن کو طالب علم ڈپٹی نذیر احمد کہتے ہیں) جو اُن کے نانا تھے۔ پھر نذیر احمد کے بیٹے مولوی بشیر الدین اور نذیر احمد کے پوتے شاہد احمد دہلوی ایسے اہلِ قلم تھے جن کی دھاک بیٹھی ہوئی تھی اور معیاری، مستند اور با محاورہ اردو نثر لکھنے کے لیے یہ خاندان مشہور تھا۔ شان الحق حقی سے قیصری بیگم کی رشتے داری تھی اور جب حقی صاحب کو ان کے روزنامچوں کا علم ہوا تو انھوں نے ان سے درخواست کی کہ ان کی 'اردو نامہ' میں اشاعت کی اجازت دے دیں کیونکہ ان میں اردو کے بہت خوب صورت، سبک اور بھولے بسرے الفاظ اور محاورات موجود تھے اور حقی صاحب اور ان کے رفقا بورڈ کی عظیم وضخیم لغت کے لیے الفاظ، خاص طور پر نادر الوقوع اور قلیل الاستعمال الفاظ و محاورات و مرکبات اور ان کی سندیں جمع کر رہے تھے۔ بھلا دہلی کے ایک معزز اور علمی و ادبی طور پر معروف خاندان کی خاتون کی تحریر سے زیادہ مستند زبان اور کہاں مل سکتی تھی۔ حقی صاحب نے اسے ایک منفرد خودنوشت قرار دیا۔

چنانچہ ان یادداشتوں یا روزناموں کی اقساط کی اشاعت شروع ہوئی اور ادبی دنیا میں تہلکہ مچ گیا۔ اہلِ علم و اہلِ قلم کے علاوہ عام قارئین اور تہذیب و ثقافت کے دلدادہ افراد نے بھی ان قسطوں کو بہت سراہا کیونکہ ان میں اس دور کی تہذیبی و سماجی زندگی، رسوم و رواج، اوہام و عقائد، خاندانی زندگی، ثقافتی مظاہر اور بالخصوص اس دور کی عورتوں کی زندگی کی جھلکیاں تھیں اور پھر ان پر مستزاد مصنفہ کا رواں اسلوب، مستند زبان اور دل چسپ انداز۔

ایک پورا تاریخی و تہذیبی دور اور اس کی جھلکیاں رفتہ رفتہ وقت کے دھندلکے میں گم ہو رہی تھیں اور قیصری بیگم نے ان کو اپنی تحریر میں زندہ و پائندہ کر دیا تھا۔ اس کتاب میں اپنے خاندان اور رشتے داروں کے احوال کے ساتھ اس دور کی شادی کی رسمیں، پہناوے، گیت، کہاوتیں، موسموں کا حال، گھریلو تفریحات، ہنسی مذاق، شرارتیں، دل چسپ کردار بھی ہیں اور زیارات کا ذکر اور حج کا احوال بھی بہت متاثر کن ہے۔ لیکن ان کے بیان میں نہ فصاحت و بلاغت کا زور دکھانے کی کوشش ہے اور نہ کوئی دعویٰ۔ لیکن اس سادگی میں ایسی پُرکاری ہے کہ بڑے بڑے ادیبوں کو ایک عمر تک قلم گھسنے کے بعد حاصل ہوتی ہے۔

TAMIR
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

جنگ فوری ختم ہوتی نظر نہیں آرہی، مفادات کا تحفظ ضروری

ٹرمپ کے اعلان کے بعد اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو کا مایوس کن ردعمل، اے ایف پی کو انٹرویو

تل ابیب: اسرائیلی وزیراعظم بنجامن نیتن یاہو نے کہا ہے کہ ایران کے ساتھ کوئی بھی ممکنہ معاہدہ تل ابیب کے ضروری مفادات کا تحفظ کرے گا۔ انہوں نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے واضح کیا کہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کا ماننا ہے کہ جنگی فتوحات کو ایران کے ساتھ ڈیل میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ بنجامن نیتن یاہو نے بتایا کہ انہوں نے ڈونالڈ ٹرمپ سے بات کی ہے اور ایران ولبنان پر حملے جاری رکھنے کا عہد کیا ہے۔ اس سے قبل بنجامن نیتن یاہو نے کہا تھا کہ تل ابیب تہران اور واشنگٹن کے درمیان کسی بھی برے معاہدے کی راہ روکے گا۔ یہ بیانات ایک ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے گذشتہ روز کہا تھا کہ تہران ایک تصفیے تک پہنچنا چاہتا ہے۔ انہوں نے اشارہ دیا کہ ابتدائی مذاکرات ہفتے کی رات سے شروع ہو چکے ہیں۔ انہوں نے "اے ایف پی" کو دیے گئے ایک انٹرویو میں اس بات پر زور دیا کہ ایران امن چاہتا ہے اور وہ کسی بھی قسم کے ایٹمی ہتھیار نہ رکھنے پر راضی ہوگیا ہے۔ انہوں نے ایک بار پھر پانچ دن کی مہلت کا اعادہ بھی کیا۔ ڈونالڈ ٹرمپ کا کہنا تھا کہ ایران اس بار اپنے موقف میں سنجیدہ ہے اور ایران کے پاس ایک موقع ہے جسے اسے ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ اس سے قبل ڈونالڈ ٹرمپ نے انکشاف کیا تھا کہ معاہدے کی شرائط میں ایران کا افزودہ یورینیم کے ذخیرے سے دستبردار ہونا شامل ہے، انہوں نے واضح کیا کہ تہران نے ایٹمی ہتھیار حاصل نہ کرنے پر اتفاق کیا ہے۔ انہوں نے اس بات کی تصدیق کی کہ وہ ایسے اہداف کے حصول کے لیے کوشاں ہیں جن میں ایران سے ایٹمی مواد کا اخراج شامل ہے۔ یہ پیش رفت امریکی صدر کے اس اعلان کے بعد سامنے آئی ہے جس میں انہوں نے ایرانی بجلی گھروں کو نشانہ بنانے والے کسی بھی فوجی حملے کو 5 دن کے لیے ملتوی کرنے کی ہدایت دی تھی۔ یہ فیصلہ اس ڈیڈ لائن سے چند گھنٹے قبل سامنے آیا جس سے چوتھے ہفتے میں داخل ہونے والی اس جنگ میں مزید شدت کا خطرہ پیدا ہوگیا تھا۔ امریکی صدر ٹرمپ کی جانب سے ثالثوں کے ذریعے ایرانی فریق کے ساتھ فوجی کارروائیاں روکنے اور معاہدے تک پہنچنے کے لیے جاری مذاکرات کے حوالے سے مثبت ماحول کے اظہار کے باوجود، اسرائیل پرجوش نظر نہیں آتا۔ ایک اسرائیلی عہدیدار نے پیر کے روز تصدیق کی کہ تل ابیب کو ٹرمپ کی اس پوسٹ کے

بارے میں پہلے سے مطلع کر دیا گیا تھا جس نے ایران کے ساتھ بالواسطہ مذاکرات کے حوالے سے دنیا بھر میں کئی لوگوں کو حیران کر دیا ہے۔ یہ مذاکرات امریکی مندوب اسٹیو وٹکوف اور جیرڈ کشنر نے ثالثوں کے ذریعے کیے ہیں۔ بلومبرگ کے مطابق اہلکار نے کہا کہ ان کا ملک جنگ کا کوئی فوری خاتمہ نہیں دیکھ رہا اور توانائی کی تنصیبات کو نشانہ بنانے سے گریز کرتے ہوئے آپریشنز جاری رکھنے کی منصوبہ بندی کر رہا ہے۔ اسی تناظر میں اسرائیلی حکام نے اشارہ کیا کہ تہران کے ساتھ معاہدہ طے پانے کے بارے میں کوئی ضمانت نہیں ہے۔ دوسری جانب اسرائیلی جنگی منصوبوں سے واقف ایک ذریعے نے رائٹرز کو بتایا کہ واشنگٹن نے اسرائیل کو تہران کے ساتھ ہونے والے مذاکرات سے باخبر رکھا ہوا ہے۔ تاہم اس نے امکان ظاہر کیا کہ اسرائیل، بجلی کے ایرانی پاور پلانٹس اور انفراسٹرکچر کو نشانہ بنانے کی معطلی کے معاملے میں امریکہ کی پیروی کرے گا۔ ادھر اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو نے کہا ہے کہ اسرائیل ایرانی معاملے کے حوالے سے کسی برے معاہدے کو قبول نہیں کرے گا۔ انہوں نے زور دیا کہ تل ابیب تہران کو نیچے رکھنے پر بضد ہے۔ ان کی مراد ایران کی فوجی اور ایٹمی قوت کو کچلنا تھا۔ دوسری طرف امریکی نیشنل کاؤنٹر ٹیرازم سینٹر کے ڈائریکٹر جوزف کینٹ، جنہوں نے گزشتہ ہفتے استعفیٰ دیا، نے ٹرمپ کے اعلان پر "ایکس" پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ کشیدگی میں کمی کی جانب پہلا قدم اسرائیلیوں کو لگام ڈالنا ہونا چاہیے۔ انہوں نے رائے دی کہ اگر ایسا نہ ہوا تو مذاکراتی کوششیں اسی پرانے طرز پر چلیں گی۔ امریکی صدر کشیدگی کم کرنے کا اعلان کریں گے۔ پھر اسرائیل مذاکرات کو سبوتاژ کرنے کے لیے بڑے حملے کرے گا جس سے امریکہ کی مذاکراتی صلاحیت کمزور ہوجائے گی اور جنگ کی رفتار تیز ہوجائے گی۔

ٹیکساس کے آئل ریفائنری میں آتشزدگی

واشنگٹن: امریکہ کی ریاست ٹیکساس میں ایک آئل ریفائنری میں دھماکے کے بعد خوفناک آگ بھڑک اٹھی۔ واقعہ پورٹ آرتھر کے علاقے میں واقع ویلیرو آئل ریفائنری میں پیش آیا۔ دھماکے کے بعد آگ کے بڑے شعلے اور سیاہ دھوئیں کے بادل آسمان کی طرف بلند ہو رہے ہیں، جس سے علاقہ میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ مقامی پولیس کا کہنا ہیکہ ابتدائی تحقیقات کے مطابق آگ لگنے کی وجہ ایک صنعتی ہیٹر کا دھماکہ ہوسکتا ہے۔ تاہم واقعہ کی مکمل وجوہات جاننے کیلئے مزید تحقیقات جاری ہیں۔ حکام کے مطابق خوش قسمتی سے اس واقعہ میں کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی، جبکہ فائر فائٹرز نے موقع پر پہنچ کر آگ پر قابو پانے کیلئے کارروائی شروع کر دی۔ یہ واقعہ ایسے وقت پیش آیا ہے جب عالمی سطح پر توانائی کی تنصیبات پہلے ہی حساس صورتحال کا شکار ہیں، جس کے باعث اس قسم کے حادثات پر عالمی توجہ مرکوز ہو رہی ہے۔

تل ابیب میں میزائل کے ٹکڑے گرنے سے متعدد زخمی

تل ابیب: ایران میں جاری جنگ کے 25 ویں روز منگل کو کشیدگی میں مزید اضافہ ہوگیا ہے۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق اسرائیلی ٹی وی چینل '12' نے مغربی ایران میں اسرائیلی فضائی حملوں کی نئی لہر کی اطلاع دی ہے۔ اسرائیلی فوج نے رات گئے تہران کے قلب میں کارروائیوں کی تصدیق کی ہے۔ دوسری جانب جنوبی اسرائیل میں ایرانی میزائلوں کے ٹکڑے گرنے سے تل ابیب میں دھوئیں کے بادل اٹھتے دکھائی دیے۔ اسرائیلی ریڈیو کے مطابق تل ابیب میں 7 مقامات پر ملبہ گرا، جس کے نتیجے میں کم از کم 6 افراد زخمی ہوئے اور 3 عمارتوں کو نقصان پہنچا۔ اس سے قبل تل ابیب اور وسطی اسرائیل میں سائرن بجنے کے بعد زوردار دھماکے سنے گئے۔ اسرائیلی فوج نے 'دیمونا' اور 'بئر السبع' کے گردونواح میں بھی نئے میزائل حملوں اور ملبہ گرنے کی اطلاع دی ہے۔ ایرانی سرکاری میڈیا کا دعویٰ ہے کہ ان کے میزائلوں نے اسرائیل کے کئی دفاعی نظاموں کو توڑ دیا ہے۔ ادھر منگل کی صبح امریکہ اور اسرائیل نے وسطی ایران کے شہر اصفہان میں توانائی کی دو تنصیبات کو نشانہ بنایا۔ یہ حملے ڈونالڈ ٹرمپ کے اس بیان کے چند گھنٹے بعد ہوئے جس میں انہوں نے آبنائے ہرمز نہ کھلنے کی صورت میں بجلی گھروں کو نشانہ بنانے کی دھمکی دی تھی۔ جنوبی مغربی ایران میں خرم شہر پاور پلانٹ کی گیس پائپ لائن کو بھی نشانہ بنایا گیا ہے۔ اسرائیلی فوج کا کہنا ہے کہ انہوں نے تہران میں پاسداران انقلاب کے انٹیلی جنس ہیڈکوارٹرز، بیلسٹک میزائلوں کے مراکز اور فضائی دفاعی تنصیبات سمیت شمال اور وسطی ایران میں 50 سے زائد اہداف پر حملے کیے ہیں۔ امریکی حکام نے 'وال اسٹریٹ جرنل' اخبار کو بتایا کہ آبنائے ہرمز کھولنے کے لیے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی جانب سے دی گئی مہلت ختم ہوتے ہی جمعہ تک ہزاروں امریکی میرینز مشرق وسطیٰ پہنچ جائیں گے۔ امریکی اخبار 'نیویارک ٹائمز' کے مطابق واشنگٹن ایران میں فوجی آپریشنز کی معاونت کیلئے چھاتا بردار فوجیوں کے جنگی بریگیڈ کی تعیناتی پر غور کر رہا ہے، جس کا ایک مقصد ایران کے جزیرہ خارگ پر کنٹرول حاصل کرنا ہوسکتا ہے۔ واضح رہے کہ 28 فروری سے جاری اس مشترکہ مہم میں تہران سمیت کئی شہر روزانہ کی بنیاد پر بم باری کا شکار ہیں۔ ان حملوں میں ایرانی سپریم لیڈر علی خامنہ ای سمیت اعلیٰ قیادت کی ہلاکت کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ جواباً ایران اسرائیل اور خلیج میں امریکی مفادات پر ڈرون اور میزائل حملے کر رہا ہے۔ سیاسی محاذ پر ڈونالڈ ٹرمپ نے ایران کے ساتھ "بنیادی نکات" پر اتفاق کا دعویٰ کیا ہے، تاہم ایرانی پارلیمنٹ کے اسپیکر محمد باقر قالیباف نے کسی بھی قسم کے مذاکرات کی تردید کی ہے۔ ایرانی وزارت خارجہ نے صرف دوست ممالک کے ذریعے امریکی پیغامات موصول ہونے کی تصدیق کی ہے۔

غزہ کے دارالبلعہ رفیوجی کیمپ میں اسرائیلی حملہ میں معذور ہوا ایک ۷ رسالہ فلسطینی لڑکا یوسف جمیل اپنے والدہ کے ساتھ سیل فون میں لی ہوئی تصویر دکھاتے ہوئے جو اسرائیلی حملے میں پہلے ہی شہید ہوچکی ہے۔

جیتو پریمیئر لیگ ۲۰۲۶ فرنچائز نیلامی نے ہندوستان میں کمیونٹی کرکٹ کیلئے نیا معیار طے کیا

JITO Premier League 2026Franchise Auction Sets New Benchmark for Community Cricket in India

مہاراشٹر پیشوا - مسٹر اجول پگاریا، پگاریا گروپ، اندور ایکلو یاس مسٹر پرتیک سوریا اور مسٹر میانک دوشی، گجرات واریرس مسٹر تتن جین (سورت)، ممبئی فالکنز، مسٹر جینت جین، مسٹر جیش بھنسالی اور ٹیم، بنگلورو ایگلو - مسٹر مہندر بافنا، مسٹر وشال سی جین اینڈ ٹیم، کولکتہ تھنڈرز آر ڈی بی گروپ مسٹر ونود ڈوگر، پونے ٹائیگرز - مسٹر وجے بھنڈاری، مسٹر وشال چورڈیا اور ٹیم، راجستھان رکشک جے وائی ایف انفینٹی اور ٹیم، دہلی امپیریلز پاونا اسپورٹس اینڈ انٹرٹینمنٹ مسٹر سوپنل جین کو دیکھا جاسکتا ہے۔

ممبئی: جے آئی ٹی او پریمیئر لیگ (جے پی ایل) ۲۰۲۶ر نے اپنی تاریخی فرنچائز اونرز کی نیلامی کا کامیابی کے ساتھ اختتام کیا، جو کہ ہندوستان میں کمیونٹی سے چلنے والی کرکٹ کے ارتقا میں ایک اہم لمحہ ہے۔

Mr. Vicky Oswal, Chairman JPL نے کہا یہ نیلامی صرف ٹیموں کی ملکیت کے بارے میں نہیں ہے، یہ کمیونٹی کرکٹ کے مستقبل کے لیے ایک وژن بنانے کے بارے میں ہے۔ زبردست ردعمل اور جس پیمانے پر فرنچائز کو حاصل کیا گیا اس سے ہماری کمیونٹی کے اس پلیٹ فارم پر یقین کی عکاسی ہوتی ہے۔ جے پی ایل یہاں حقیقی مواقع پیدا کرنے، ٹیلنٹ کو پروان چڑھانے اور اپنے کھلاڑیوں کو اگلے درجے تک لے جانے کے لیے ہے۔

شام میں غیر معمولی توانائی، اسٹریٹجک بولی، اور ملک بھر کے جین کاروباری رہنماؤں اور کاروباریوں کی بھرپور شرکت دیکھنے میں آئی۔ جو چیز نمایاں تھی وہ صرف مسابقتی جذبہ نہیں تھا، بلکہ ایک بڑی تحریک کا حصہ بننے کا مشترکہ عزم جو کھیل، برادری اور مواقع کو ملاتی ہے۔

ہندوستان کے لیے ایک تاریخی پہلے میں، کمیونٹی کی قیادت والی لیگ نے ایک مکمل پیمانے پر فرنچائز نیلامی کا انعقاد کیا جہاں ٹیموں کو قابل ذکر اور بے مثال قیمتوں پر حاصل کیا گیا، جس نے ملک بھر میں اسی طرح کے اقدامات کے لیے ایک نیا معیار قائم کیا۔

افغان طالبان حکومت کیخلاف مزاحمتی تحریکوں میں شدت

کابل: (یو این آئی) افغانستان میں طالبان رجیم کی انتہاپسندی کے باعث مزاحمتی تحریکیں شدت اختیار کرگئیں۔ مزاحمتی تحریک نیشنل ریزسٹنس فرنٹ نے ایک سال کی کارروائیوں کی تفصیلات جاری کردیں۔ مزاحمتی تحریک این آر ایف کے مطابق ایک سال میں طالبان رجیم کیخلاف 401 ٹارگٹڈ کارروائیاں ہوئیں، کابل 126 آپریشنز کے ساتھ سرفہرست رہا۔ این آر ایف کے مطابق ٹارگٹڈ کارروائیاں کابل، پنجشیر، بدخشان، ہرات سمیت 19 صوبوں میں کی گئیں، طالبان رجیم کو ٹارگٹڈ کارروائیوں میں بھاری نقصان کا سامنا کرنا پڑا، کارروائیوں میں طالبان رجیم کے 651 کارندے ہلاک اور 579 افراد زخمی ہوئے۔

اسرائیلی صدر ہرزوگ ایرانی حملے میں بال بال بچ گئے

تل ابیب: اسرائیلی میڈیا کے مطابق صدر ہرزوگ شمالی اسرائیل میں موجود تھے جب پہاڑی علاقے میں ایک میزائل گرا، اور اسی دوران صدر شمونہ کریات میں نیوز کانفرنس کر رہے تھے۔ ایرانی پاسداران انقلاب نے آپریشن وعدہ صادق کی 78 ویں لہر کا آغاز کر دیا ہے۔ ترجمان کے مطابق اس کارروائی کے دوران تل ابیب، ایلات اور ڈیمونا پر میزائل اور ڈرون حملے کیے گئے، جبکہ مشرق وسطیٰ میں امریکی اڈوں کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ ترجمان نے بتایا کہ ایرانی فورسز نے حملوں میں جدید میزائلز جیسے عماد اور قدر استعمال کیے، اور جدید ڈرونز کے ذریعے دشمن کے اہداف کو کامیابی سے نشانہ بنایا گیا۔ یہ حملے خطے میں بڑھتی ہوئی کشیدگی اور اسرائیل۔ ایران تنازعہ کی ایک اور تازہ کڑی ہیں۔

مغربی ایشیا تنازعہ کے حل کیلئے بات چیت اور سفارت کاری ضروری: وزیراعظم

نئی دہلی۔ 24/ مارچ۔ ایم این این۔ وزیراعظم نریندر مودی نے منگل کو عالمی سطح پر امن اور بات چیت کو فروغ دینے کے لئے متحد آواز پر زور دیا، کیونکہ مغربی ایشیا میں جاری تنازعہ تجارت، توانائی کی فراہمی میں خلل ڈالتا ہے، اور خلیج میں لاکھوں ہندوستانیوں کی حفاظت کو متاثر کرتا ہے۔ راجیہ سبھا سے خطاب کرتے ہوئے پی ایم مودی نے کہا، مغربی ایشیا میں جنگ کو شروع ہوئے 3 ہفتے سے زیادہ کا عرصہ ہوگیا ہے۔ جنگ نے دنیا میں توانائی کا سنگین بحران پیدا کر دیا ہے۔ ہندوستان کے لیے بھی یہ صورتحال تشویشناک ہے۔ جنگ نے ہمارے تجارتی راستوں کو متاثر کیا ہے۔ اس کے ساتھ پیٹرول، ڈیزل، گیس اور کھاد کی معمول کی سپلائی متاثر ہوئی ہے۔ وزیراعظم نے بتایا کہ جنگ شروع ہونے کے بعد سے، انہوں نے خطے کے رہنماؤں کے ساتھ متعدد فون پر بات چیت کی ہے اور تمام خلیجی ممالک، ایران، اسرائیل اور امریکہ کے ساتھ ہندوستان کی مسلسل مصروفیت کی تصدیق کی ہے۔ تقریباً ایک کروڑ ہندوستانی خلیجی ممالک میں رہتے ہیں اور کام کرتے ہیں، اور ان کی جان و مال کی حفاظت کو یقینی بنانا بھی ہندوستان کے لیے ایک بڑی تشویش ہے۔ دنیا بھر سے بہت سے جہاز آبنائے ہرمز میں پھنسے ہوئے ہیں، اور ان پر ہندوستانی عملے کے ارکان کی ایک بڑی تعداد سوار ہے، جو ہندوستان کے لیے بھی ایک بڑی تشویش ہے، ایسے مشکل حالات میں ضروری ہے کہ ہندوستانی پارلیمنٹ کی اس اکائی اور امن و امان کے لیے آواز اٹھائے۔ پی ایم مودی نے کہا، جنگ شروع ہونے کے بعد سے، میں نے مغربی ایشیا کے بیشتر ممالک کے سربراہان مملکت کے ساتھ فون پر بات چیت کے دو دور کیے ہیں۔ ہم تمام خلیجی ممالک کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہیں، اور ہم ایران، اسرائیل اور امریکہ کے ساتھ بھی رابطے میں ہیں۔ وزیراعظم نے کہا کہ ہندوستان مغربی ایشیا کے تنازعہ کے دوران اپنے شہریوں کی حفاظت کو ترجیح دے رہا ہے، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ اب تک 3,75,000 سے زیادہ ہندوستانیوں کو بحفاظت نکالا جاچکا ہے، جن میں 1,000 سے زیادہ ایران سے بھی شامل ہیں، جبکہ تمام فریقین پر زور دیا کہ وہ پرامن حل تلاش کریں۔

جنگ بندی یا عالمی انکار؟ بدلتی دنیا کا نیا رخ

سید فاروق احمد قادری

کل جب Donald Trump نے جنگ کے لیے عالمی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کی، تو دنیا نے ایک مختلف منظر دیکھا۔ وہی امریکہ جو کبھی اتحادیوں کو ساتھ لے کر جنگیں جیتتا تھا، آج تنہائی کا شکار نظر آ رہا ہے۔ ماضی میں، خصوصاً خلیجی جنگ کے دوران، کئی ممالک نے امریکہ کا بھرپور ساتھ دیا اور عراق کو شدید تباہی کا سامنا کرنا پڑا۔ اس وقت عالمی اتحاد امریکہ کے اشاروں پر چلتا دکھائی دیتا تھا۔ لیکن آج حالات بدل چکے ہیں۔ چین، روس اور دیگر اہم ممالک نے صاف الفاظ میں یہ پیغام دیا ہے کہ وہ کسی نئی جنگ کا حصہ نہیں بنیں گے۔ یہ صرف انکار نہیں، بلکہ عالمی طاقت کے توازن میں ایک بڑی تبدیلی کا اعلان ہے۔ یہ صورتحال اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ دنیا اب یک قطبی نظام سے نکل کر ایک نئے کثیر قطبی دور میں داخل ہو چکی ہے، جہاں ایک ملک کے فیصلے پوری دنیا پر مسلط نہیں کیے جا سکتے۔ جنگ بندی کا اعلان دراصل کمزوری ہے یا حکمتِ عملی یہ وقت ہی بتائے گا، لیکن ایک بات واضح ہے: اب دنیا بدل چکی ہے، اور ہر ملک اپنی خودمختاری کے ساتھ فیصلے کرنے لگا ہے۔

خونِ ناحق پہ شور

ایران پر امریکہ اور اسرائیل کے حالیہ حملوں نے پوری دنیا میں ایک نئی بحث کو جنم دیا ہے۔ بہت سے لوگ یہ سوال پوچھ رہے ہیں کہ کیا کسی ملک پر اس طرح حملہ کرنا درست ہے؟ کیا طاقت کے زور پر مسائل حل کیے جا سکتے ہیں؟ ان سوالات کا جواب تاریخ، اخلاقیات اور بین الاقوامی قوانین کی روشنی میں دیکھا جائے تو واضح طور پر یہی سامنے آتا ہے کہ جنگ اور حملہ کسی بھی مسئلے کا درست حل نہیں ہوتے۔ امریکہ اور اسرائیل نے ایران پر حملوں کا جواز اس کے مبینہ جوہری پروگرام کو قرار دیا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی ملک کے خلاف یکطرفہ فوجی کارروائی عالمی قوانین اور اقوامِ متحدہ کے اصولوں کے خلاف سمجھی جاتی ہے۔ اگر ہر طاقتور ملک اپنی تشویش کو بنیاد بنا کر دوسرے ممالک پر حملے شروع کر دے تو دنیا میں کوئی بھی ملک محفوظ نہیں رہ سکتا۔ ایران پر ہونے والے حملوں میں صرف فوجی تنصیبات ہی نہیں بلکہ شہری علاقوں کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ درجنوں نہیں بلکہ سینکڑوں عام شہری اپنی جانیں گنوا چکے ہیں، جن میں معصوم بچے بھی شامل ہیں۔ جب جنگ کے نتیجے میں عام انسانوں کی زندگیاں تباہ ہوتی ہیں تو یہ سوال اور بھی اہم ہو جاتا ہے کہ آخر اس سب کا ذمہ دار کون ہے؟ انسانی جانوں کا ضیاع کسی بھی سیاسی یا فوجی مقصد سے زیادہ قیمتی ہے۔ ایک اسکول پر حملہ ہو یا رہائشی علاقے پر بمباری، اس کا سب سے بڑا نقصان عام لوگوں کو ہوتا ہے جو اس جنگ کے کسی فیصلے کا حصہ نہیں ہوتے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر میں بہت سی آوازیں فوری جنگ بندی اور مذاکرات کی اپیل کر رہی ہیں۔ تاہم امریکہ اور اسرائیل کی اس کارروائی نے نہ صرف ایران بلکہ پورے مشرقِ وسطیٰ کو ایک خطرناک کشیدگی میں دھکیل دیا ہے۔ خطے کے کئی ممالک اب اس تنازع کے دائرے میں آ سکتے ہیں، جس سے ایک بڑی علاقائی جنگ کا خطرہ پیدا ہوگیا ہے۔ اگر ایسا ہوا تو اس کے اثرات صرف اس خطے تک محدود نہیں رہیں گے بلکہ عالمی معیشت، توانائی کی فراہمی اور بین الاقوامی امن سب متاثر ہوں گے۔ اس حقیقت کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ ایران دنیا کے بڑے تیل اور گیس پیدا کرنے والے ممالک میں شامل ہے۔ اگر اس ملک میں جنگ طویل ہوجاتی ہے تو عالمی توانائی کی سپلائی متاثر ہوسکتی ہے، جس کے اثرات دنیا بھر کے عام لوگوں تک پہنچیں گے۔ اس طرح ایک علاقائی جنگ عالمی بحران میں تبدیل ہوسکتی ہے۔ وہیں بہت سے مبصرین کا کہنا ہے کہ طاقتور ممالک اکثر اپنی سیاسی اور اسٹریٹجک ترجیحات کے تحت فیصلے کرتے ہیں، لیکن ایسے فیصلوں کی قیمت عام لوگ ادا کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے کئی حصوں میں امریکہ اور اسرائیل کے اس اقدام پر شدید تنقید کی جارہی ہے۔ اخلاقی طور پر بھی یہ سوال اٹھتا ہے کہ کیا کسی ملک کی خودمختاری کو اس طرح پامال کرنا درست ہے؟ بین الاقوامی نظام اسی اصول پر قائم ہے کہ ہر ملک کی سرحدوں اور خودمختاری کا احترام کیا جائے۔ اگر یہ اصول ٹوٹ جائے تو عالمی نظام بھی کمزور ہوجاتا ہے۔ ایران پر حالیہ حملوں نے ایک بار پھر دنیا کو اس تلخ حقیقت کی یاد دلا دی ہے کہ طاقت کے نشے میں ڈوبی ہوئی جنگی پالیسیاں نہ صرف خطوں کو تباہ کرتی ہیں بلکہ عالمی امن کو بھی خطرے میں ڈال دیتی ہیں۔ ایران، جو دنیا کے بڑے تیل اور گیس پیدا کرنے والے ممالک میں شمار ہوتا ہے، اچانک ایک ایسی جنگ کا مرکز بن گیا ہے جس کے اثرات صرف مشرقِ وسطیٰ تک محدود نہیں رہیں گے بلکہ پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے سکتے ہیں۔ جیسے ہی 28 فروری کی صبح ہوئی، امریکہ اور اسرائیل نے ایران کے مختلف شہروں اور فوجی تنصیبات پر فضائی حملوں کا سلسلہ شروع کر دیا۔ ان حملوں میں نہ صرف سرکاری عمارتوں بلکہ شہری علاقوں کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ اطلاعات کے مطابق ان حملوں میں سینکڑوں افراد ہلاک ہوئے، جن میں بڑی تعداد عام شہریوں اور بچوں کی تھی۔ ایک دل دہلا دینے والا واقعہ اس وقت پیش آیا جب ملک کے جنوبی حصے میں ایک اسکول میں پناہ لینے والے بچوں پر بمباری ہوئی، جس کے نتیجے میں درجنوں معصوم جانیں ضائع ہوگئیں۔ یہ وہ لمحہ تھا جب پوری دنیا کو رک کر سوچنا چاہیے تھا کہ آخر جنگ سے حاصل کیا ہوتا ہے؟

تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جنگیں کبھی مسائل کا مستقل حل نہیں ہوتیں۔ وہ صرف تباہی، نفرت اور مزید دشمنی کو جنم دیتی ہیں۔ ایران نے ان حملوں کے جواب میں خلیج میں موجود امریکی اتحادیوں کے فوجی اڈوں اور تنصیبات کو نشانہ بنایا۔ اس کے بعد خطے میں کشیدگی تیزی سے پھیل گئی۔ لبنان میں جھڑپیں شروع ہوئیں، اسرائیلی حملوں میں مزید ہلاکتیں ہوئیں اور پورا مشرقِ وسطیٰ ایک بڑے تصادم کے دہانے پر جا کھڑا ہوا۔ امریکہ اور اسرائیل اس کارروائی کا جواز ایران کے مبینہ جوہری پروگرام کو قرار دیتے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا کسی ملک پر حملہ کر دینا مسئلے کا حل ہے؟ کیا سفارت کاری، مذاکرات اور عالمی قوانین کا راستہ مکمل طور پر ختم ہو چکا ہے؟ اگر ہر ملک اپنی تشویش کے جواب میں بمباری شروع کر دے تو دنیا کا کیا بنے گا؟ یہ حقیقت بھی نظر انداز نہیں کی جا سکتی کہ ایران گزشتہ کئی دہائیوں سے سخت اقتصادی پابندیوں کا سامنا کر رہا ہے۔ ان پابندیوں نے ملک کی معیشت کو شدید نقصان پہنچایا اور عام لوگوں کی زندگی مزید مشکل بنا دی۔ اس کے باوجود ایران خطے میں ایک اہم توانائی فراہم کرنے والا ملک رہا ہے۔ عالمی توانائی کے ماہرین کے مطابق ایران کی تیل اور گیس کی پیداوار دنیا کی معیشت میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ایران کے اردگرد موجود ممالک بھی دنیا کے بڑے تیل اور گیس پیدا کرنے والے ممالک میں شامل ہیں۔ اگر اس خطے میں جنگ پھیلتی ہے تو اسکے اثرات عالمی معیشت پر بھی پڑیں گے۔ تیل کی سپلائی متاثر ہوسکتی ہے، توانائی کی قیمتیں بڑھ سکتی ہیں اور دنیا بھر کے عام لوگ اس کے اثرات محسوس کریں گے۔ یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ جب بھی مشرقِ وسطیٰ میں کوئی بحران پیدا ہوتا ہے تو بعض عرب حکومتوں کا رویہ انتہائی عجیب ہوجاتا ہے۔ بظاہر وہ امت، اخوت اور بھائی چارے کی باتیں کرتی ہیں، لیکن عملی طور پر اکثر خاموشی اختیار کر لیتی ہیں یا طاقتور ممالک کے ساتھ کھڑی نظر آتی ہیں۔ یہ خاموشی بہت کچھ کہہ دیتی ہے۔ جب فلسطین میں ظلم ہوتا ہے تو بیانات آتے ہیں۔ جب کسی اور مسلم ملک پر حملہ ہوتا ہے تو کانفرنسیں ہوتی ہیں۔ لیکن عملی قدم؟ وہ اکثر کہیں نظر نہیں آتے۔ یہی وہ تضاد ہے جسے عام لوگ منافقت کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ ایران کے معاملے میں بھی یہی صورتحال دیکھنے کو مل رہی ہے۔ کچھ عرب حکومتیں کھل کر کچھ نہیں کہہ رہیں، کچھ محتاط بیانات دے رہی ہیں، اور کچھ شاید دل ہی دل میں طاقتور اتحادیوں کو ناراض نہیں کرنا چاہتیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اگر آج ایک ملک نشانہ بن رہا ہے تو کل کسی اور کی باری بھی آ سکتی ہے۔ امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے ایران پر حملے نے عالمی امن کو ایک خطرناک موڑ پر لا کھڑا کیا ہے۔ اس سے نہ صرف مشرق وسطیٰ بلکہ پوری دنیا میں عدم استحکام بڑھنے کا خدشہ پیدا ہوگیا ہے۔ اگر اس آگ کو فوری طور پر نہ روکا گیا تو اس کے شعلے بہت دور تک پھیل سکتے ہیں۔ دنیا کے عام لوگ اس صورتحال پر شدید تشویش کا شکار ہیں۔ ہر باشعور انسان جانتا ہے کہ جنگ کسی مسئلے کا حل نہیں۔ طاقت کے ذریعے امن قائم نہیں کیا جا سکتا۔ امن صرف انصاف، مذاکرات اور باہمی احترام سے پیدا ہوتا ہے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ عالمی برادری فوری جنگ بندی کا مطالبہ کرے، مذاکرات کا راستہ کھولا جائے اور خطے کو مزید تباہی سے بچایا جائے۔ دنیا پہلے ہی بہت سی جنگوں، بحرانوں اور انسانی المیوں کا سامنا کر رہی ہے۔ ایک اور بڑی جنگ انسانیت کے لیے ناقابل برداشت ہوگی۔

تاریخ ہمیشہ ان فیصلوں کو یاد رکھتی ہے جو طاقت کے زور پر کیے جاتے ہیں، اور ان آوازوں کو بھی جو امن کے لیے اٹھتی ہیں۔ آج اگر دنیا واقعی امن چاہتی ہے تو اسے جنگ کے راستے کو مسترد کرنا ہوگا اور انصاف اور مکالمے کی طرف واپس آنا ہوگا۔ اس وقت دنیا کو جنگ کی نہیں بلکہ امن کی ضرورت ہے۔ طاقت کے مظاہرے کے بجائے مذاکرات اور سفارت کاری کا راستہ اختیار کرنا ہی دانشمندی ہے۔ تاریخ نے بار بار ثابت کیا ہے کہ جنگیں مسائل کو حل نہیں کرتیں بلکہ انہیں مزید پیچیدہ بنا دیتی ہیں۔ اسی لیے بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ امریکہ اور اسرائیل کو چاہیے تھا کہ وہ فوجی کارروائی کے بجائے مذاکرات اور سفارتی راستوں کو ترجیح دیتے۔ جنگ کا آغاز کرنا آسان ہوتا ہے لیکن اس کے نتائج اکثر بہت دیر تک انسانیت کو متاثر کرتے رہتے ہیں۔ دنیا کو طاقت کی سیاست سے نہیں بلکہ انصاف، مکالمے اور احترام سے چلایا جاسکتا ہے۔ اگر انسانیت کو بچانا ہے تو جنگ کے راستے کو ترک کر کے امن کے راستے کو اختیار کرنا ہوگا۔ ایران پر حملہ نہ صرف ایک خطرناک قدم ہے بلکہ اس نے دنیا کے امن کو بھی خطرے میں ڈال دیا ہے۔ اس وقت سب سے اہم بات یہ ہے کہ فوری جنگ بندی ہو، مذاکرات کا راستہ کھولا جائے اور خطے کو مزید تباہی سے بچایا جائے۔ جنگیں سرحدیں بدل سکتی ہیں، لیکن دلوں میں پیدا ہونے والی نفرت کو ختم نہیں کرسکتیں۔ اور جب نفرت باقی رہتی ہے تو امن صرف ایک خواب بن کر رہ جاتے۔ میں اپنی بات اپنے شعر سے ختم کرتا ہوں کہ:

خونِ ناحق پہ کرو شور کہ یہ لازم ہے
جتنے قاتل ہیں انہیں اب تو ڈرایا جائے

فہیم اختر۔ لندن
fahimakhteruk@yahoo.co.uk

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR
E - SIASAT
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

مغربی ایشیا کے بحران کے اثرات طویل عرصے تک رہنے کا خدشہ

ہر صورتحال کے لئے تیار رہنا ہوگا: نریندر مودی

نئی دہلی، 24 مارچ (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے مغربی ایشیا کے بحران کے اثرات کے طویل عرصے تک جاری رہنے کا خدشہ ظاہر کرتے ہوئے منگل کے روز کہا کہ ملک کو ہر طرح کی صورتحال کے لئے تیار رہنا چاہئے اور حکومت پوری سنجیدگی کے ساتھ حکمت عملی بنا رہی ہے مسٹر مودی نے راجیہ سبھا میں دوپہر کے وقفے کے بعد مغربی ایشیا کی صورتحال پر بیان دیتے ہوئے کہا کہ اس جنگ نے پوری دنیا میں توانائی کا سنگین بحران پیدا کر دیا ہے، جو ہندوستان کے لئے بھی باعث تشویش ہے۔ انہوں نے کہا کہ تجارتی راستے متاثر ہو رہے ہیں اور پٹرول، ڈیزل، گیس اور کھاد جیسی ضروری اشیاء کی سپلائی متاثر ہو رہی ہے۔ انہوں نے خلیجی ممالک میں مقیم تقریباً ایک کروڑ ہندوستانیوں کے حوالے سے بھی تشویش ظاہر کرتے ہوئے بتایا کہ اب تک 3 لاکھ 75 ہزار افراد کو وہاں سے نکالا جا چکا ہے، جن میں ایران سے نکالے گئے ایک ہزار سے زائد ہندوستانی بھی شامل ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ اس جنگ کے حالات لمحہ بہ لمحہ بدل رہے ہیں، اس لئے ملک کے عوام کو ہر چیلنج کے لئے تیار رہنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اس جنگ کے منفی اثرات طویل عرصے تک برقرار رہنے کا قوی امکان ہے۔ انہوں نے عوام کو یقین دلایا کہ حکومت چوکس ہے، مستعد ہے اور پوری سنجیدگی کے ساتھ ہر ممکن فیصلہ کر رہی ہے۔ انہوں نے پارلیمنٹ کے ایوان بالا سے امن کے لئے متحد آواز کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستان تمام ممالک کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہے اور حکومت کا مقصد بات چیت اور سفارتی کوششوں کے ذریعے خطے میں امن بحال کرنا ہے۔ مسٹر نریندر مودی نے یقین دلایا کہ ملک کے پاس خام تیل کا وافر ذخیرہ موجود ہے اور اس کی مسلسل

فراہمی کے انتظامات بھی یقینی بنائے گئے ہیں۔ گھریلو گیس کی سپلائی میں ایل پی جی کے ساتھ ساتھ پی این جی کو بھی فروغ دیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک تجارتی ضروریات کے لئے غیر ملکی جہازوں پر انحصار کم کرنے کے لئے بھی اقدامات کر رہا ہے۔ تقریباً 70 ہزار کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کے ذریعے جہاز سازی، شپ بریکنگ، دیکھ بھال اور اوور ہالنگ جیسی سہولیات کے قیام پر زور دیا جا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اسلحہ، ادویات اور اہم معدنیات کے شعبوں میں خود انحصاری بڑھانے کے اقدامات بھی کئے جا رہے ہیں۔ وزیر اعظم نے ریاستوں سے اپیل کی کہ وہ غریبوں، مزدوروں اور مہاجرین کی فلاح و بہبود کے لئے اسکیموں کو مؤثر طریقے سے نافذ کریں اور ان کی مشکلات دور کرنے کے لئے فوری اقدامات کریں۔ انہوں نے کہا کہ ایسے حالات میں کالابازاری اور ذخیرہ اندوزی کی شکایات پر بھی سخت کارروائی کی جائے۔ انہوں نے بحران کے دوران معیشت کو مضبوط رکھنے کے لئے تمام ضروری اقدامات کرنے پر زور دیا اور کہا کہ مرکز اور ریاستوں کی مشترکہ کوششوں سے ملک اس عالمی بحران کا مؤثر طور پر مقابلہ کر سکے گا۔ انہوں نے تجارتی جہازوں پر حملوں اور آبنائے ہرمز جیسے بین الاقوامی سمندری راستوں کی رکاوٹ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت سفارتی ذرائع کے ذریعے ایسے حالات میں بھی ہندوستانی جہازوں کی محفوظ آمد و رفت کو یقینی بنانے کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ انسانی جانوں کو خطرہ لاحق ہونا کسی کے مفاد میں نہیں، اس لئے ہندوستان تمام فریقین کو جلد از جلد پرامن حل کی طرف راغب کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ حکومت تمام ممالک کے ساتھ رابطے میں ہے اور وہاں مقیم ہندوستانیوں کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ مختلف ممالک میں حملوں کے دوران کچھ ہندوستانیوں کی موت اور بعض کے زخمی ہونے پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ متاثرہ خاندانوں کو ہر ممکن مدد فراہم کی جا رہی ہے۔ خام تیل اور پیٹرولیم مصنوعات کی فراہمی کے حوالے سے وزیر اعظم نے کہا کہ حکومت کی کوشش ہے کہ جہاں سے بھی ممکن ہو، تیل اور گیس کی سپلائی ہندوستان تک پہنچائی جائے۔ اسی کے نتیجے میں حالیہ دنوں میں دنیا کے مختلف ممالک سے خام تیل اور ایل پی جی سے بھرے جہاز ہندوستان پہنچے ہیں۔ حکومت اس بات کو یقینی بنانے کے لئے کوشاں ہے کہ تیل، گیس اور کھاد سمیت تمام ضروری اشیاء سے بھرے جہاز محفوظ طریقے سے ملک تک پہنچیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر یہ جنگ طویل عرصے تک جاری رہی تو اس کے سنگین اثرات مرتب ہوں گے، اس لئے ہندوستان اپنی داخلی مضبوطی کے اقدامات کو تیز کر رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ گزشتہ 11 برسوں میں کئی اہم اقدامات کئے گئے ہیں، جن کے تحت اب توانائی کی درآمد 27 کے بجائے 41 ممالک سے کی جا رہی ہے۔ وزیر اعظم نے بتایا کہ ملک کے پاس اس وقت 53 لاکھ ٹن پیٹرولیم کا اسٹریٹجک ذخیرہ موجود ہے، جسے بڑھا کر 65 لاکھ ٹن کرنے کی سمت کام جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی تیل صاف کرنے (ریفائننگ) کی صلاحیت میں بھی اضافہ ہوا ہے اور حکومت بدلتے حالات پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہے، جبکہ معیشت مضبوط بنیادوں پر قائم ہے۔

ہندوستان ہائی الرٹ پر:

وزیر دفاع کی قیادت میں مغربی ایشیا کی کشیدگی کے تعلق سے ہنگامی جائزہ

نئی دہلی، 24 مارچ (یو این آئی) مغربی ایشیا کا تنازع چوتھے ہفتے میں داخل ہونے اور کشیدگی میں کمی کے آثار نظر نہ آنے کے باعث، مرکزی حکومت نے بحران کی نگرانی کے عمل کو مزید تیز کر دیا ہے، وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے منگل کے روز اعلیٰ فوجی قیادت کے ساتھ ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ کی تاکہ تیزی سے بدلتی ہوئی صورتحال کا جائزہ لیا جا سکے، جو خطے میں بڑھتی ہوئی غیر یقینی صورتحال کے پیش نظر حکومت کے ہائی الرٹ ہونے کا اشارہ ہے۔ اس میٹنگ میں تینوں مسلح افواج کے سربراہان: جنرل اوپیندر دویدی، ایڈمرل دنیش کے ترپاٹھی، ایئر مارشل اے پی سنگھ کے ساتھ ساتھ چیف آف ڈیفنس اسٹاف جنرل انل چوہان، ڈی آر ڈی او کے سربراہ ڈاکٹر سمیر وی کامت اور ڈیفنس سکریٹری راجیش کمار سنگھ نے شرکت کی۔ یہ میٹنگ وزیر اعظم نریندر مودی کے اس بیان کے ایک دن بعد ہوئی ہے جس میں انہوں نے مغربی ایشیا میں بڑھتے ہوئے تنازع کو "تشویشناک" قرار دیا تھا اور متنبہ کیا تھا کہ طویل مدتی عداوت ہندوستان کے لیے سنگین معاشی، سکیورٹی اور انسانی چیلنجز پیدا کر رہی ہے، جبکہ حکومت بیرون ملک مقیم شہریوں اور سپلائی کو محفوظ بنانے کے لیے اقدامات کر رہی ہے۔ پیر کے روز لوک سبھا سے خطاب کرتے ہوئے مودی نے کہا کہ امریکہ، اسرائیل اور ایران کے درمیان کشیدگی کی وجہ سے تین ہفتوں سے زائد عرصے پر محیط یہ بحران پہلے ہی عالمی معیشت اور لوگوں کی زندگیوں پر انتہائی منفی اثرات مرتب کر رہا ہے، جبکہ ہندوستان کے لیے "غیر معمولی چیلنجز" پیدا ہو رہے ہیں۔ وزیر اعظم نے ایوان

زیریں کو بتایا "مغربی ایشیا کی موجودہ صورتحال تشویشناک ہے۔ یہ بحران اب تین ہفتوں سے زیادہ طویل ہو چکا ہے اور پوری دنیا کو متاثر کر رہا ہے۔" دریں اثنا، آبنائے ہرمز کے ذریعے تجارتی آمد و رفت میں شدید خلل کے بعد، ہندوستانی بحریہ نے بھی سمندری سکیورٹی آپریشنز تیز کر دیے ہیں تاکہ ہندوستان آنے والے جہازوں کی محفوظ واپسی کو یقینی بنایا جا سکے، جن میں ایل پی جی اور خام تیل کے ٹینکرز بھی شامل ہیں جو کئی دنوں سے اس اہم مقام پر پھنسے ہوئے تھے۔ رپورٹوں کے مطابق، آپریشن سنکلپ کے تحت تعینات متعدد ہندوستانی بحری بیڑے آبنائے ہرمز اور اس کے گردونواح کے خطرناک پانیوں سے نکلنے والے تجارتی جہازوں کو حفاظتی اسکارٹ اور نگرانی فراہم کر رہے ہیں۔ ہندوستان کے جھنڈے والے دو ایل پی جی ٹینکرز، شوالک اور نندا دیوی، اور ایک خام تیل لے جانے والا جہاز جگ لاڈکی، حالیہ دنوں میں خلیج عمان اور شمالی بحیرہ عرب میں موجود ہندوستانی جنگی جہازوں کی مدد سے کامیابی کے ساتھ آبنائے ہرمز عبور کر چکے ہیں۔ ان جہازوں کو حساس علاقوں سے گزرتے وقت قریبی نگرانی، مواصلاتی مدد اور تزویراتی تحفظ فراہم کیا گیا۔ واضح رہے کہ ہندوستانی بحریہ نے خلیج کے خطے میں ہندوستانی تجارتی جہاز رانی کے تحفظ کے لیے 2019 میں آپریشن سنکلپ شروع کیا تھا۔ دریں اثنا، امریکی انڈر سکریٹری آف وار برائے پالیسی ایلبرج کولبی بھی ہندوستان کا دورہ کر رہے ہیں۔ امریکی محکمہ جنگ کے ایک بیان کے مطابق، کولبی نئی دہلی میں سینئر حکام سے ملاقاتیں کریں گے تاکہ اہم امریکہ-ہند تعلقات کو آگے بڑھایا جا سکے۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ کولبی کے دورے کی توجہ صدر ٹرمپ اور وزیر اعظم مودی کے فروری 2025 کے مشترکہ بیان میں طے شدہ اہداف کو آگے بڑھانے اور ہندوستان-امریکہ میجر ڈیفنس پارٹنرشپ فریم ورک پر عمل درآمد پر ہوگی۔

میرج میں عید ملن کی شاندار تقریب ادریس نائیکواڑی کا اتحاد و محبت کا زبردست پیغام

"نفرت نہیں، محبت ہمارا راستہ ہے" عید ملن میں ادریس نائیکواڑی کا پُر اثر خطاب، عوام کی بھرپور شرکت

میرج : 24/مارچ (نمائندہ): رکن قانون ساز کونسل جناب ادریس نائیکواڑی کی جانب سے ہر سال کی طرح امسال بھی عید الفطر کے موقع پر ایک منفرد، شاندار اور ہم آہنگی سے بھرپور عید ملن تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں بلا لحاظ مذہب و ملت عوام الناس نے بڑی تعداد میں شرکت کرتے ہوئے بھائی چارے اور یکجہتی کا عملی مظاہرہ پیش کیا۔ تقریب کا ماحول خوشیوں، مسکراہٹوں اور اپنائیت سے لبریز نظر آیا، جہاں مختلف مذاہب، قومیتوں اور ثقافتوں سے تعلق رکھنے والے افراد ایک ہی مقام پر جمع ہو کر عید کی خوشیاں بانٹتے دکھائی دیے۔

اس موقع پر اپنے پُر اثر خطاب میں ادریس نائیکواڑی نے کہا کہ عید الفطر کا پیغام محض عبادات کے اختتام کی خوشی تک محدود نہیں بلکہ یہ انسانیت، محبت، رواداری اور باہمی احترام کا ایک عظیم درس ہے۔ انہوں نے کہا: "آج کا دور ہم سے یہ تقاضہ کرتا ہے کہ ہم نفرتوں کی دیواروں کو گرا کر محبت کے پل تعمیر کریں۔ عید ہمیں یہی سکھاتی ہے کہ ہم اپنے دلوں کو وسیع کریں، ایک دوسرے کے قریب آئیں اور اختلافات کو بھلا کر ایک دوسرے کو گلے

لگائیں۔" انہوں نے مزید کہا: "ہم سب سے پہلے انسان ہیں، اور یہی ہماری سب سے بڑی شناخت ہے۔ مذہب، ذات، زبان اور سیاست اپنی جگہ اہم ہیں، لیکن انسانیت سب سے مقدم ہے۔ اگر ہم انسانیت کو اپنی زندگی کا محور بنالیں تو معاشرے میں پھیلی ہوئی بہت سی برائیاں خود بخود ختم ہو سکتی ہیں۔ عید کا اصل پیغام یہی ہے کہ ہم اپنے دلوں میں محبت کو جگہ دیں، دوسروں کے لیے آسانیاں پیدا کریں اور معاشرے کو امن و سکون کا گہوارہ بنائیں۔" ادریس نائیکواڑی نے ہندوستان کی گنگا جمنی تہذیب کا حوالہ دیتے ہوئے کہا: "ہندوستان کی اصل طاقت اس کی یکجہتی اور تنوع میں پوشیدہ ہے۔ ہم سب ایک ہی دھرتی کے بیٹے ہیں، ہمیں ایک دوسرے کے تہواروں میں شریک ہو کر محبت اور بھائی چارے کو فروغ دینا چاہیے۔ سیاست اپنی جگہ ہے، لیکن آج وقت کا سب سے بڑا تقاضہ یہ ہے کہ ہم انسانیت کو ترجیح دیں اور اخوت و محبت کے پیغام کو عام کریں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم خود بھی اس راستے پر چلیں اور اپنے اطراف کے لوگوں کو بھی اس کی ترغیب دیں، تاکہ ایک مضبوط، پرامن اور متحد معاشرہ قائم ہو سکے۔" انہوں نے عید ملن تقریبات کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے پروگرام نہ صرف خوشیوں کے تبادلے کا ذریعہ بنتے ہیں بلکہ مختلف طبقات کے درمیان فاصلے کم کر کے سماجی ہم آہنگی کو فروغ دیتے ہیں۔ اس تقریب میں ضلع سانگلی کے آئی اے ایس افسر و ضلع کلکٹر و ضلع مجسٹریٹ اشوک کاکاڈے، سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سندیپ پی گھوگے، سانگلی میرج اینڈ کپواڑ مہانگر پالیکا کی استھائی سمیتی کے رکن اتول مانے، سمیت متعدد معزز شخصیات، سیاسی، سماجی، مذہبی اور فلاحی تنظیموں کے نمائندگان بڑی تعداد میں موجود تھے۔

واضح رہے کہ ادریس نائیکواڑی کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی عید ملن تقریب کو عوام میں بے حد مقبولیت حاصل ہے اور ہر سال لوگ اس کا بے صبری سے انتظار کرتے ہیں۔ اس سال بھی سیکڑوں افراد کی شرکت نے اس تقریب کو یادگار بنا دیا۔ تقریب میں ادریس نائیکواڑی کی اہلیہ بھی موجود تھیں، جنہوں نے مہمانوں کا پرتپاک استقبال کیا۔ حاضرین نے نہایت گرمجوشی کے ساتھ ادریس نائیکواڑی اور ان کی اہلیہ کو عید کی مبارکباد پیش کی اور ان کی صحت و درازیٔ عمر کے لیے دعائیں کیں۔ اس موقع پر عوام کی خوشی، باہمی محبت اور خلوص نے تقریب کے ماحول کو مزید دلکش اور یادگار بنا دیا۔

راجیہ سبھا میں کانشی رام کو بھارت رتن دینے کا مطالبہ، دیگر اہم مسائل بھی زیر بحث

نئی دہلی، 24 مارچ (یو این آئی) راجیہ سبھا میں منگل کے روز بہوجن سماج پارٹی کے بانی کانشی رام کو ملک کا اعلیٰ ترین شہری اعزاز 'بھارت رتن' دینے کا مطالبہ زور و شور سے اٹھایا گیا۔ سماج وادی پارٹی کے رکن رام جی لال سمن نے وقفۂ صفر کے دوران یہ معاملہ اٹھاتے ہوئے کہا کہ کانشی رام نے ملک کے اکثریتی محروم طبقے کے لیے غیر معمولی خدمات انجام دی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ کانشی رام نے سرکاری ملازمت چھوڑ کر سماج کے پسماندہ طبقات کو ان کے حقوق دلانے کے لیے

بیداری مہم چلائی اور انہیں باعزت زندگی گزارنے کی ترغیب دی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو بھی کئی مواقع پر انہیں بھارت رتن دینے کا مطالبہ کر چکے ہیں۔ اسی دوران شیوسینا (ادھو) کی رکن پرینکا چترویدی نے جانوروں کے خلاف بڑھتی ہوئی بے رحمی پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ قانون کے تحت ایسے جرائم پر صرف 50 روپے جرمانہ عائد کیا جاتا ہے جو انتہائی ناکافی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک زخمی جانور کے علاج پر کم از کم 5000 روپے خرچ آتے ہیں، لہٰذا ایسے جرائم پر جرمانہ بڑھایا جائے اور سخت کارروائی کی جائے۔ کانگریس کی رکن پھولو دیوی نیتام نے رائے پور کے ایمس اسپتال میں ڈاکٹروں اور عملے کی شدید کمی کا مسئلہ اٹھایا۔ انہوں نے بتایا کہ وہاں 305 ڈاکٹروں کے عہدے منظور شدہ ہیں لیکن صرف 190 ڈاکٹر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اسی طرح نرسنگ اور تکنیکی عملے کے 3800 عہدوں کے مقابلے میں تقریباً 2400 افراد ہی کام کر رہے ہیں، جس کے باعث مریضوں کے علاج میں تاخیر ہو رہی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ خالی اسامیوں کو جلد از جلد پُر کیا جائے۔ عام آدمی پارٹی کے رہنما سنجے سنگھ نے دہلی کے پالم علاقے میں حالیہ آتشزدگی کے واقعے میں نو افراد کی ہلاکت کا معاملہ اٹھاتے ہوئے الزام لگایا کہ اس میں سرکاری نظام کی لاپرواہی شامل ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اس واقعے کی مقررہ وقت میں تحقیقات کر کے ذمہ داروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور دہلی حکومت کے ایک وزیر کے بیان کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ان کے خلاف بھی کارروائی ہونی چاہیے۔ ملک میں قبائیلیوں اور دلتوں کے خلاف جرائم کی بڑھتی تعداد کا حوالہ دیتے ہوئے کانگریس پارٹی کے مکل واسنک نے کہا کہ قبائلی برادری کے ارکان کے خلاف جرائم کے اوسطاً 36 واقعات اور دلت برادری کے ارکان کے خلاف 158 واقعات روزانہ ہوتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس وقت تقریباً 90 فیصد ایسے کیسز عدالتوں میں زیر التوا ہیں۔ ممبر نے مزید نشاندہی کی کہ ان مقدمات میں سزا کی شرح 30 فیصد سے کم ہے جبکہ مجرموں کی بریت کی شرح تقریباً 60 فیصد ہے۔ کانگریس کے رکن نے مزید کہا کہ ملک میں خصوصی عدالتوں کی شدید کمی ہے جو اس طرح کے مقدمات کا فیصلہ کرنے کے لیے وقف ہیں۔ سماج وادی پارٹی کے پروفیسر رام گوپال یادو نے مطالبہ کیا کہ اتر پردیش کے اٹاوہ ضلع میں گوالیار نیشنل ہائی وے کے قریب کان کنی مافیا کی سرگرمیوں پر روک لگائی جائے۔ بیجو جنتا دل کی سلتا دیو نے بچوں کے خلاف جرائم کو ختم کرنے کی ایک پرزور درخواست کی، خاص طور پر بچوں کی اسمگلنگ کو روکنے کی ضرورت کو اجاگر کیا۔

ریلوے نے 648 کروڑ روپے کے فلائی اوور اور بھاگلپور بائی پاس منصوبوں کو منظوری دی

نئی دہلی، 24 مارچ (یو این آئی) ریل رابطوں اور صلاحیت میں اضافے کی جانب ایک اہم قدم اٹھاتے ہوئے، ہندوستانی ریلوے نے دو بڑے بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں، گجرات میں کوسمبا ریل اوور ریل فلائی اوور اور بہار میں بھاگلپور بائی پاس کی منظوری دے دی ہے۔ مجموعی طور پر 58.647 کروڑ روپے مالیت کے ان منصوبوں کا مقصد زیادہ ٹریفک والے اہم راستوں پر ٹرینوں کی بلا تعطل اور محفوظ نقل و حمل کو یقینی بنانا، رابطوں کو بہتر بنانا، بھیڑ کم کرنا اور آپریشنل کارکردگی میں اضافہ کرنا ہے۔ وزارت ریلوے کے ایک بیان کے مطابق، منظور شدہ کام میں گجرات میں کوسمبا عمر پاڑا گیج کی تبدیلی کے سیکشن کو سہولت فراہم کرنے کے لیے کوسمبا میں ایک ریل اوور ریل (آر او آر) فلائی اوور کی تعمیر اور بہار کے شہر بھاگلپور میں ایک نیا ریل بائی پاس تیار کرنا شامل ہے۔ ریلوے نے 20.9 کلومیٹر طویل کوسمبا عمر پاڑا گیج کنورژن سیکشن سے ہموار لنک کو یقینی بنانے کے لیے کوسمبا میں آر او آر فلائی اوور کی منظوری دی ہے، جس کی تخمینہ لاگت 38.344 کروڑ روپے ہے۔ کوسمبا عمر پاڑا سیکشن ممبئی وڈودرا مین لائن کے مشرقی جانب واقع ہے اور اس کے گیج کی تبدیلی کا کام فی الحال جاری ہے۔ ڈیڈ یکیٹڈ فریٹ کوریڈور کی موجودگی کی وجہ سے، مین لائن کے ساتھ اس کا براہ راست رابطہ زمینی کراسنگ کے ذریعے ممکن نہیں تھا۔ منظور شدہ ریل اوور ریل فلائی

اوور زمینی کراسنگ کو ختم کر دے گا اور ممبئی وڈودرا مین لائن کے ساتھ اس سیکشن کے ہموار انضمام کو ممکن بنائے گا۔ اس سے ان اہم راستوں پر ٹرینوں کی محفوظ آمد و رفت یقینی ہوگی اور گیج کی تبدیلی کے منصوبے کے فوائد مکمل طور پر حاصل ہو سکیں گے۔ ایسٹرن ریلوے میں بھاگلپور بائی پاس (38.13 کلومیٹر) کی تعمیر پر تخمینہ لاگت 20.303 کروڑ روپے ہے۔ یہ بائی پاس باراہٹ-بھاگلپور سیکشن پر واقع گونو دھام ہالٹ کو بھاگلپور-صاحب گنج سیکشن پر واقع سبور سے جوڑے گا، جس سے بھاگلپور جنکشن پر رش کم ہوگا۔ فی الحال، باراہٹ-بھاگلپور سیکشن 125 فیصد سے زیادہ صلاحیت پر چل رہا ہے، جس کی وجہ سے کافی بھیڑ ہے۔ باراہٹ-بھاگلپور اور بھاگلپور-صاحب گنج سیکشنز کے درمیان چلنے والی ٹرینوں کے لیے بھاگلپور میں انجن کی سمت تبدیل کرنی پڑتی ہے، جس سے تاخیر اور آپریشنل دشواریاں پیش آتی ہیں۔ منظور شدہ بائی پاس سے ٹرینوں کی آمد و رفت اور وقت کی پابندی میں نمایاں بہتری آئے گی۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ یہ بنیادی ڈھانچے کے کام گجرات اور بہار میں ریل رابطوں کو مضبوط کریں گے، حفاظت میں اضافہ کریں گے اور ملک کی بڑھتی ہوئی مسافر اور مال بردار نقل و حمل کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ریلوے نیٹ ورک کے دباؤ کو کم کریں گے۔

پھولوں کی بارش اور محبت کے آنسو کیا ہم نفرت کو ہمیشہ کے لیے دفن کر سکتے ہیں؟

بروز پیر، 23 مارچ 2026 کو جب میں نے مختلف اردو اخبارات میں یہ خبر پڑھی تو دل بے اختیار بھر آیا، آنکھیں نم ہو گئیں اور دل نے شکر ادا کیا کہ اس ملک میں ابھی بھی محبت زندہ ہے۔ جے پور کی سرزمین پر جو منظر دیکھنے کو ملا، وہ صرف ایک واقعہ نہیں بلکہ انسانیت کی جیتی جاگتی تصویر تھا۔ جب برادرانِ وطن نے نمازیوں پر پھولوں کی پنکھڑیاں نچھاور کیں تو یہ محض پھول نہیں تھے، بلکہ دلوں کی نرمی، محبت کی خوشبو، اور بھائی چارے کا ایک خاموش مگر طاقتور اعلان تھا۔ ہندو مسلم ایکتا منچ کے راجیش کمار مشرا اور ان کے رفقاء کا یہ عمل بلاشبہ تاریخ کے سنہرے اوراق میں لکھے جانے کے قابل ہے۔ ایسے وقت میں جب معاشرے میں نفرت کے بیج بوئے جا رہے ہیں، جب لوگوں کو مذہب، زبان اور ذات کے نام پر تقسیم کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں، تب یہ واقعہ ایک چراغ کی مانند ہے جو اندھیروں میں روشنی پھیلا رہا ہے۔

یہ خبر صرف ایک اخبار کی سرخی نہیں تھی، بلکہ ایک پیغام تھی...... ایک صدا تھی...... ایک دعوت تھی کہ انسان، انسان سے محبت کرے۔ میں ان تمام اردو اخبارات کی ٹیموں کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے اس مثبت خبر کو نمایاں جگہ دی۔ میڈیا اگر چاہے تو نفرت کو ہوا دے سکتا ہے، لیکن جب وہ محبت کو

فروغ دیتا ہے تو معاشرہ سنور جاتا ہے، دل جڑ جاتے ہیں، اور قوم مضبوط ہوتی ہے۔ آپ سب واقعی مبارکباد کے مستحق ہیں کہ آپ نے انسانیت کو ترجیح دی۔

ذرا ایک لمحہ رک کر سوچئے......

جب ایک انسان دوسرے انسان پر محبت کے پھول برساتا ہے تو یہ صرف ایک عمل نہیں ہوتا، بلکہ ایک پیغام ہوتا ہے کہ "میں تم سے نفرت نہیں، محبت کرتا ہوں۔"

وہ لمحہ کیسا ہوگا جب ایک نمازی کے چہرے پر مسکراہٹ آئی ہوگی، اس کی آنکھیں نم ہوئی ہوں گی، اور اس کا دل پکار اٹھا ہوگا:

"یہ میرا اپنا ہے...... یہ میرا بھائی ہے......"

ہمارا ہر مذہب، چاہے وہ اسلام ہو، ہندومت ہو، عیسائیت ہو یا سکھ مذہب سب انسانیت، محبت، رواداری اور بھائی چارے کا درس دیتے ہیں۔ کوئی بھی مذہب نفرت، دشمنی اور فساد کی تعلیم نہیں دیتا۔

اسلام ہمیں سکھاتا ہے کہ "ایک انسان کی جان بچانا پوری انسانیت کو بچانے کے برابر ہے"۔

ہندومت ہمیں "وسودھیو کٹمبکم" کا پیغام دیتا ہے کہ پوری دنیا ایک خاندان ہے۔

عیسائیت محبت اور معافی کا درس دیتی ہے، اور سکھ مذہب خدمتِ خلق کو سب سے بڑی عبادت قرار دیتا ہے۔

درحقیقت انسان کی خدمت ہی خدا کی سچی عبادت ہے۔ اگر ہم نے ایک دوسرے کے دکھ درد کو محسوس کرنا سیکھ لیا، اگر ہم نے ایک دوسرے کے آنسو پونچھ دیے، تو یقین مانیں ہم نے اپنے رب کو راضی کر لیا۔

آج ہمارا معاشرہ جس دور سے گزر رہا ہے، وہاں سب سے زیادہ ضرورت اسی جذبے کی ہے۔ ہمیں اپنے دلوں کو صاف کرنا ہوگا، نفرت کے زہریلے بیجوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنا ہوگا، اور محبت کے پھول اگانے ہوں گے۔ ہمیں اپنے بچوں کو یہ سکھانا ہوگا کہ انسانیت سب سے بڑا مذہب ہے، اور محبت سب سے بڑی طاقت۔

آئیں! ہم سب مل کر عہد کریں کہ:

ہم نفرت کو نہیں، محبت کو فروغ دیں گے......

ہم تقسیم کو نہیں، اتحاد کو مضبوط کریں گے......

ہم اختلاف کو نہیں، احترام کو اپنائیں گے......

اگر جے پور کے لوگ یہ مثال قائم کر سکتے ہیں تو یقیناً پورا ملک یہ کر سکتا ہے۔ اور جب پورا ملک ایک ہو جائے گا، تو ترقی خود ہمارے قدم چومے گی۔

آخر میں بس اتنا کہنا چاہوں گا:

آج فیصلہ ہمارے ہاتھ میں ہے......

یا ہم نفرت کے اندھیروں میں کھو جائیں......

یا محبت کے چراغ جلا کر آنے والی نسلوں کے لیے ایک روشن، پرامن اور خوشحال ہندوستان چھوڑ جائیں......

....

مومن فیاض احمد غلام مصطفیٰ

سپروائزر

ایجوکیشنل و کریئر کونسلر

صمدیہ ہائی اسکول و جونیئر کالج، بھیونڈی

امریکہ اسرائیل-ایران جنگ میں پاکستان کا کردار ہندوستان کے لیے سفارتی دھچکا: جے رام رمیش

نئی دہلی، 24 مارچ (یو این آئی) سینئر کانگریس لیڈر جے رام رمیش نے منگل کے روز بین الاقوامی میڈیا رپورٹس کا حوالہ دیتے ہوئے دعویٰ کیا کہ پاکستان ایک طرف امریکہ اور اسرائیل اور دوسری طرف ایران کے درمیان ایک اہم ثالث کے طور پر ابھرا ہے جو ہندوستان کے لیے ایک سنگین دھچکا ہے مسٹر رمیش نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنے پیغام میں کہا "بڑے بین الاقوامی میڈیا اداروں کی کئی رپورٹس نے پاکستان کو امریکہ اور اسرائیل اور دوسری طرف ایران کے درمیان استعمال ہونے والے ثالثوں میں سے ایک کے طور پر شناخت کیا ہے۔ اگر یہ رپورٹس سچ ہیں، تو یہ ہندوستان کے لیے ایک سنگین دھچکا اور توہین کی علامت ہیں اور یہ سب خود ساختہ وشوگرو کی وجہ سے ہوا ہے۔" جے رام رمیش نے مزید کہا کہ آپریشن سندور میں ہندوستان کی "بلاشبہ فوجی کامیابیوں" کے باوجود، پاکستان نے گزشتہ ایک سال میں سفارتی محاذ پر نئی دہلی کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ انہوں نے کہا، "افسوسناک حقیقت یہ ہے کہ اس کے بعد پاکستان کی سفارتی وابستگی اور بیانیہ کا انتظام مودی حکومت کے مقابلے میں کافی بہتر رہا ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ اسلام آباد، جو بھی سنگین سیاسی، معاشی اور عالمی چیلنجوں کا سامنا کر رہا تھا، اب دوبارہ اہم ہو گیا ہے۔ کانگریس لیڈر نے پاکستانی قیادت اور امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے درمیان پروان چڑھتے ہوئے تعلقات کی طرف بھی اشارہ کیا اور الزام لگایا کہ اس نے اسلام آباد کی عالمی حیثیت کو مضبوط کیا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ مسٹر ٹرمپ نے پاکستان کی فوجی قیادت کو گرمجوشی سے اور بار بار گلے لگایا تھا اور کئی مواقع پر عاصم منیر کی وائٹ ہاؤس میں میزبانی کی، جس میں انہوں نے ایک "غیر معمولی ظہرانے" کا بھی ذکر کیا۔ رمیش نے کہا کہ "پاکستان نے صدر ٹرمپ کے قریبی حلقوں کے ساتھ گہرے تعلقات استوار کر لیے ہیں۔

مودی حکومت کسانوں کو ان کے پسینے کی پوری قیمت دینے کیلئے پرعزم: شیوراج سنگھ چوہان

نئی دہلی، 24 مارچ (یو این آئی) زراعت اور کسانوں کی بہبود اور دیہی ترقیات کے مرکزی وزیر شیوراج سنگھ چوہان نے آج لوک سبھا میں کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں مرکزی حکومت اس بات کو یقینی بنانے کے لیے پرعزم ہے کہ کسانوں کو ہر صورت میں ان کی پیداوار کی مناسب قیمت ملے اور ان داتا (خوراک فراہم کرنے والے کسانوں) کو بحران سے بچانے کے لیے کسی بھی سطح پر کوئی کسر نہیں چھوڑی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ این ڈی اے حکومت نے کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) پی ایم-آشا، پردھان منتری فصل بیمہ یوجنا، قیمت کے فرق کی ادائیگی، اور مارکیٹ اقدام اسکیم پر ریکارڈ خریداری کے ذریعے کسانوں کی آمدنی کو ایک مضبوط حفاظتی ڈھال فراہم کی ہے اور کسانوں کی آمدنی دوگنی ہو گئی ہے۔ لوک سبھا میں اراکین پارلیمنٹ کی طرف سے اٹھائے گئے مختلف سوالات کا جواب دیتے ہوئے مرکزی وزیر زراعت مسٹر شیوراج سنگھ چوہان نے کہا کہ کسانوں کی آمدنی بڑھانے اور ان کے مفادات کے تحفظ کے لیے مسٹر نریندر مودی کی قیادت میں مرکزی حکومت نے گزشتہ برسوں میں کئی تاریخی اقدامات کیے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ زرعی پیداوار میں تقریباً 44 فی صد کا اضافہ ہوا ہے اور کسانوں کی پیداواری صلاحیت اور آمدنی کو بڑھانے کے لیے ایک جامع مہم شروع کی گئی ہے۔ مسٹر چوہان نے کہا کہ پچھلی حکومتوں کے دور میں، سوامی ناتھن

کمیشن کی سفارشات کو نافذ کرنے کے نام پر بہانے بنائے گئے، یہاں تک کہ یہ کہنے کی حد تک کہ ایم ایس پی کو لاگت کا 50 فی صد سے زیادہ دینا بازار کو مسخ کر دے گا۔ اس کے برعکس، مسٹر نریندر مودی کی قیادت والی این ڈی اے حکومت نے پیداواری لاگت پر 50 فی صد منافع کو مدنظر رکھتے ہوئے کم از کم امدادی قیمت کا تعین کرنے کا فیصلہ کیا اور اسے مسلسل نافذ کیا تاکہ کسانوں کو ان کی محنت کا بہتر منافع مل سکے۔ مرکزی وزیر مسٹر شیوراج سنگھ نے کہا کہ محض ایم ایس پی کا اعلان کرنا کافی نہیں ہے؛ درحقیقت اس قیمت پر خریداری کرنا زیادہ اہم ہے اور اس سمت میں حکومت نے نہ صرف گندم، دھان، دالوں اور تلہن کے لیے بلکہ مختلف دیگر فصلوں کے لیے بھی ایم ایس پی پر ریکارڈ خریداری کے ذریعے کسانوں کو براہ راست فائدہ پہنچایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ حکومت صرف اناج تک محدود نہیں رہی بلکہ دالوں، تلہن، پھلوں اور سبزیوں کے لیے بھی فعال طور پر اقدامات کر رہی ہے تاکہ کسی بھی فصل کی قیمتوں میں کمی آنے پر کسانوں کو نقصان نہ پہنچے۔ مسٹر چوہان نے بتایا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کے دور میں شروع کی گئی ایک اہم پہل، پردھان منتری ان داتا آئی سنرکشن ابھیان-پی ایم-آشا اسکیم، ان فصلوں کو تحفظ فراہم کرتی ہے جن کی قیمتیں اکثر ایم ایس پی سے کم ہوتی ہیں۔